SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, November 11, 1998

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty four minutes past five in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وقل اعملو ا فسیری اللہ عملکم ورسولہ و ا لمؤمنون ط وستردون الیٰ

عٰلم الغیب والشھادۃ فینبئکم بما کنتم تعملون O واخرون مرجون لا

مر اللہ اما یعذبھم واما یتوب علیھم واللہ علیم حکیم O

ترجمہ: " اور ان سے کہہ دو کہ عمل کئے جاؤ ۔ خدا اور اس کا رسول اور مومن (سب) تمہارے عملوں کو دیکھ لیں گے ۔ اور تم غائب و حاضر کے جاننے والے (خدائے واحد) کی طرف لوٹائے جاؤ گے ۔ پھر جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ سب تم کو بتا دے گا اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا کام خدا کے حکم پر موقوف ہے چاہے ان کو عذاب دے اور چاہے معاف کردے۔ اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Question Hour.

Mian Raza Rabbani: Point of order sir.

Mr. Chairman: This is question hour. After question hour your point of order will be taken up.

Mian Raza Rabbani: It is very important. Rights of my constituents are being trampled. It is very important, if I am not going to raise in the Senate then where am I going to raise it?

جناب چیئرمین- وقفہ سوالات کے بعد کر لیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, then immediately after the question hour you will give me the opportunity.

جناب چیئرمین- بالکل، وقفہ سوالات جلدی ختم کرتے ہیں - اس کے بعد آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیں گے۔

Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, the Law Minister is on notice.

جناب چیئرمین- پوائنٹ آف آرڈر کے بارے میں میں نے آپ کو بار بار کہا ہے کہ اس کا کوئی طریقہ کار طے کر لیں - جو بھی طریقہ کار طے کر لیا جائے گا اس کے مطابق پوائنٹ آف آرڈر لیا جائے گا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی- وزیر قانون کو نوٹس پر تو ڈالیں۔

جناب چیئرمین- میں نہیں ڈالوں گا because there is no such procedure. آپ پروسیجر بنائیں تو میں ڈالوں گا اور میں آپ سے بار بار درخواست کر رہا ہوں کہ please settle a meaningful procedure for this تا کہ ہو۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی- جناب والا! ایک خاص واقعہ ہے۔

جناب چیئرمین-خاص سارے ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی- جناب یہ خاص بات نہیں ہے - illegally صوبائی اسمبلی کے پاورز

کو لوٹا جا رہا ہے ----

(interruption)

Mr. Chairman: Let us not create new rules for every point of order.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی - میں رولز کی بات نہیں کر رہا۔

جناب چیئرمین - گزارش یہ ہے کہ جو رول آپ فالو کرتے ہیں وہ کریں گے In the meantime again I request you that please آپ کل میرے پاس آ جائیں تاکہ کچھ settle کر لیں administratively کہ پوائنٹ آف آرڈر کا یہ طریق کار ہوگا۔ کوئی نوٹس دے دیں صحیح دے دیں - So that at least there should be a meaningful order. Sometimes the minister does not know what is happening تو مہربانی کرکے میرے پاس آ کر بیٹھیں let us do something. In the meantime let us not make rules that آج صفدر عباسی صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر ہے تو نیا رول شروع کر دیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے۔

Mr. Chairman: Anyhow if according to you it is an important matter . OK. According to Bhinder something else would be important.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ پھر آپ طے کریں کون سا پوائنٹ آف آرڈر important ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس point of order کو ہم وقفہ سوالات کے بعد لیں گے۔ No.76 -

#76. ***Syed Iqbal Haider :** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number of citizens killed or injured in incidents of terrorism or by terrorists, murdered or injured in ordinary murder cases, and committed suicide during each month since January, 1998 in the divisions of Karachi, Hyderabad, Islamabad, Rawalpindi, Lahore, Multan, Faisalabad, Sahiwal, Jhang, Peshawar and Quetta ?

\# Defferred from 90th Session

Ch. Shujaat Hussain : On the basis of information collected from Provincial Governments and Islamabad Administration, the requisite information upto September, 1998 is annexed.

ANNEX—'A'

KARACHI DIVISION

Month	No.of persons killed/ injured in the incident of terrorism. Killed	Injured	No.of persons killed/ injured in ordinary cases. Killed	Injured	No of suicide.
1/98	32	43	37	25	0
2/98	33	34	34	42	0
3/98	42	42	32	42	0
4/98	33	25	48	62	0
5/98	54	17	69	63	0
6/98	115	28	60	28	0
7/98	80	18	32	32	0
8/98	75	34	44	49	0
9/98	62	12	49	48	0

HYDERABAD DIVISION

2	1/98	0	0	19	3	0
	2/98	0	0	16	0	2
	3/98	0	0	16	4	1
	4/98	0	0	30	2	3
	5/98	0	0	22	8	1
	6/98	1	7	28	4	4
	7/98	0	0	32	1	6
	8/98	1	1	24	0	0
	9/98	0	0	20	3	5

ISLAMABAD

1/98	0	0	11	11	0
2/98	0	0	8	6	0
3/98	0	0	9	11	0
4/98	0	0	4	9	1
5/98	0	0	11	5	2
6/98	0	0	5	13	2
7/98	0	0	12	15	0
8/98	0	0	12	7	0
9/98	4	0	11	3	0

RAWALPINDI DIVISION

1/98	0	0	37	7	7
2/98	0	0	28	6	10
3/98	0	0	38	8	7
4/98	0	0	46	8	4
5/98	0	0	34	8	5
6/98	0	0	46	7	6
7/98	0	0	52	9	8
8/98	0	0	37	3	4
9/98	0	0	35	5	9

LAHORE DIVISION

1/98	26	36	116	39	18
2/98	0	0	97	38	18
3/98	19	86	104	48	16
4/98	0	0	122	34	12
5/98	0	0	117	39	14
6/98	0	0	132	36	15
7/98	0	0	125	32	14
8/98	0	0	112	36	13
9/98	0	0	99	36	16

MULTAN DIVISION

1/98	1	3	38	10	9
2/98	0	0	47	2	7

3

3/98	7	2	58	2	9
4/98	0	0	54	3	11
5/98	0	0	71	5	9
6/98	0	0	75	20	10
7/98	0	0	67	17	7
8/98	0	0	67	16	9
9/98	0	0	63	22	8
FAISALABAD DIVISION					
1/98	2	0	47	8	2
2/98	4	40	54	9	1
3/98	2	0	69	10	2
4/98	0	0	67	10	0
5/98	0	0	78	11	0
6/98	0	0	69	6	1
7/98	0	0	76	9	2
8/98	0	0	77	10	0
9/98	0	0	76	13	1
SAHIWAL DISTRICT					
1/98	0	0	6	1	2
2/98	0	0	6	0	1
3/98	0	0	10	0	2
4/98	0	0	12	0	0
5/98	0	0	13	0	0
6/98	0	0	21	5	1
7/98	0	0	13	2	2
8/98	0	0	12	12	0
9/98	0	0	12	3	1
JHANG DISTRICT					
1/98	0	0	16	2	1
2/98	0	0	21	3	0
3/98	0	0	17	4	0
4/98	0	0	19	2	0
5/98	0	0	20	3	0
6/98	0	0	15	1	1
7/98	0	0	23	2	0
8/98	0	0	21	3	0
9/98	0	0	18	4	0
QUETTA DIVISION					
1/98	0	0	10	1	0
2/98	0	0	4	0	0
3/98	0	0	5	1	1
4/98	0	0	7	1	0
5/98	0	0	12	0	0
6/98	0	0	16	0	0
7/98	0	0	15	2	1
8/98	0	0	9	2	0
9/98	0	0	9	2	1

PESHAWAR DIVISION

Position in respect of Peshawar Division is as under :—

a) Citizens killed or injured in incidents of terrorism. — Nil

b) Murdered by terrorist. — Nil

c) All murders or inured, suicide during the period

Period	Murder cases	Suicide
January, 98	74	2
February, 98	55	1
March, 98	58	2
April, 98	63	3
May, 98	58	4
June, 98	61	0
Juuly, 98	82	0
August, 98	75	0
Sept., 98	65	0

Mr. Chairman : Any supplementary question.

Syed Iqbal Haider: Sir, a very alarming answer has been given. The honourable minister is not present. It relates to the killing of the people.

جناب چیئرمین۔ وٹو صاحب جواب دے رہے ہیں۔ سارے وزراء کراچی کے معاملات میں مصروف ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ کراچی کے معاملات میں تو mess ہی create کر رہے ہیں۔ Too many cooks are spoiling the broth. کراچی میں یہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ ہمیں تو دکھ اور افسوس یہ ہے کہ میرے شہر لاہور میں بھی۔۔

Sir, the largest killings, I had asked the question that from January, 1998 till todate how many people have been killed in ordinary murders and how many killed through terrorist acts. Sir, I am horrified to see that it is not Karachi, but

Lahore where murders of 1024 people took place in 9 months from January, 1998 to September 1998 only. And sir, another most unfortunate reality is that 136 people have committed suicide and the largest rate of suicide is in my city of Lahore -

جو پاکستان کا دل ہے وہاں پر لوگوں کو جینے کا حق نہیں ہے جہاں سے ہماری حکومت کے تمام تر stalwarts جیت کر آئے ہیں، انہوں نے اپنے شہر میں یہ حشر کیا ہے۔ مجھے بہت دکھ ہے۔ جناب 136 لوگوں نے خودکشی کی ہے صرف شہر لاہور میں اور آج ہی اتفاق کی بات ہے کہ ارشاد حقانی صاحب نے بھی اس مسئلے پر قوم کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ آج کے "جنگ" کے کالم میں ان کی اطلاعات کے مطابق کل کے "The News" اخبار میں ارشاد حقانی صاحب فرماتے ہیں، صفحہ اول پر تین کالمی سرخیوں سے یہ رپورٹیں بھی شائع ہوئی ہیں کہ گزشتہ سال صرف شہر لاہور میں جہاں اقبال کی تعلیمات کا اثر سب سے زیادہ سمجھا جانا چاہیئے 107 افراد نے خودکشی کی تھی۔

آگے فرماتے ہیں ارشاد حقانی صاحب کہ حدیث قدسی کے مطابق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس آبادی میں ایک متنفس رات کو بھوکا سوتا ہے، اس آبادی کی حفاظت اور سلامتی کی ذمہ داری مجھ سے ساکت ہوجاتی ہے۔ اس حدیث قدسی کی روشنی میں کیا ہم یہ دعویٰ کرسکتے ہیں کہ ہمارے معاشرے کو اللہ تعالیٰ کا فضل کرم حاصل ہوگا۔ جناب یہ اتفاق ہے کہ ارشاد حقانی صاحب نے آج کے اپنے کالم "کاش" میں اسی مسئلے کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے کہ یہ نام نہاد شریعت کے دعویدار وہ خود کہتے ہیں کہ حکمران شریعت نافذ کرنے کا عزم کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ پندرھویں ترمیم کی منظوری سے ان کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے۔ لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ اگر وہ آج اسلام کی تعلیم عدل و احسان پر عمل کرنا چاہیں تو ان کے راستے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: بہرحال وہ کالم تو وہ پڑھ لیں گے، لیکن آپ سوال تو پوچھیں کہ کیا چاہتے ہیں آپ۔

سید اقبال حیدر: سوال صرف یہ ہے جناب، میں کیا بتاؤں مجھے ہمدردی ہے اپنے بزرگ وٹو صاحب سے، یہ انتہائی ٹیکنیکل سوالات ہیں کہ جناب اتنے قتل ہوئے، میں نے تمام ڈویژنوں کی تفصیل مانگی ہے۔ کراچی میں اس دوران میں terrorism کے تحت قتل ہونے والوں کی تعداد 941 ہے

اور خودکشی کا واقعہ according to Government of Pakistan زیرو ہے۔ کیونکہ کراچی میں کسی کو خودکشی کرنے کا موقع تب ملے جب کہ وہ دہشت گردوں کے ہاتھوں بچے۔ وہاں دہشت گردی میں ہی اتنے لوگ قتل ہوجاتے ہیں۔ جناب سوال یہ ہے کہ 941 cases میں دہشت گردی کے واقعات ہوئے ہیں اس میں سے کتنے دہشت گردوں یا terrorists یا murderers کو آپ نے ابھی تک گرفتار کیا ہے اور ان کے خلاف کتنے مقدمے آپ نے درج کئے اور کیا وہ انسانیت سوز جرم کرنے والے ابھی تک جیل میں ہیں یا رہا ہوگئے ہیں۔ اب یہ تفصیل ان کے پاس نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی جناب یٰسین وٹو صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: یہ جو فرما رہے ہیں اس کی تفصیل میرے پاس نہیں ہے لیکن جو انہوں نے سوال پوچھا تھا وہ جواب دے دیا گیا ہے کہ ان ایام میں اتنے لوگ مارے گئے terrorism میں یا دوسری killings میں اور بہرصورت جناب والا! آج دنیا میں ایک فضا ایسی چل رہی ہے کہ terrorism کی ایک طرح سے ہمارے ملک میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں یہ کیفیت ہے۔ یہ بڑے دکھ کی بات ہے یعنی انسانی زندگی جو دنیا کی سب سے قیمتی چیز ہے اس کے بارے میں اس قسم کی ارزانی بڑی تکلیف دہ بات ہے اور بطور مسلمان بھی ہمارے لئے اس سارے مسئلے کی بہت اہمیت ہے کہ ہمارے دین میں تو ایک انسان کا قتل ساری انسانیت کا قتل ہوتا ہے لیکن یہ ساری تفاصیل عرض کردی گئی ہیں، اس کے لئے حکومت اقدامات کر رہی ہے اور کئی جگہ پر جناب آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ مثلاً لاہور ڈویژن میں جہاں کا انہوں نے ذکر فرمایا کہ وہاں پر کافی اموات ہوئی ہیں اس سلسلے میں مثلاً وہاں پر terrorism میں 26 لوگ مارے گئے ہیں جنوری میں اور 36 زخمی ہوئے۔ فروری میں کوئی موت واقع نہیں ہوئی۔ مارچ میں 19 لوگ terrorism میں مارے گئے اور 86 زخمی ہوئے ہیں۔ اس کے بعد اپریل، مئی، جون، جولائی، اگست، ستمبر، ان تمام مہینوں میں وہاں کوئی killings نہیں ہوئی ہیں۔ اس صورت میں دوسرے جو murders کے cases ہیں وہ جنوری میں 116 ہیں اور 39 زخمی ہیں اور suicide کا نمبر 18 ہے۔

جنوری میں 116 اموات واقع ہوئی ہیں، فروری میں 97 اور مارچ میں 104 پھر 122, 177, 112, 125, 132 اور 99 یہ اموات جناب والا! سارے ڈویژن میں ہوئیں ہیں۔ Terrorism کی جو تفصیل ہے اس میں کافی کمی ہوئی ہے لیکن باقی جو اموات ہوئی ہیں یہ بڑا گھمبیر سا مسئلہ ہے۔ حکومت بہرصورت

اس سلسلے میں مناسب اقدامات کر رہی ہے ۔ امید ہے انشاء اللہ خاطر خواہ اس کا اثر ہو گا۔ کراچی میں بھی کمی واقع ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر۔ جناب والا! کیا جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں یہ صوبائی حکومت کی مکمل نا اہلی اور ناکامی کے ثبوت نہیں ہیں اور کیا مرکزی حکومت پنجاب کے اندر گورنر راج نافذ کرنے کے لئے سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! میں نے یہ عرض کیا کہ مارچ کے بعد terrorism کا واقع نہیں ہوا۔ باقی ڈویژن بہت بڑا علاقہ ہوتا ہے وہاں دشمنی کی وجہ سے ، کوئی زمین و زر کی وجہ سے جو جھگڑے ہوتے ہیں اس سلسلے میں اموات ہوئی ہیں لیکن terrorism کے بارے میں آپ دیکھیں گے کہ مارچ کے بعد سے لے کر اس وقت تک کوئی واقع نہیں ہے ۔ خودکشی کے بارے میں اقبال حیدر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے یہ بھی دکھ کی بات ہے کہ ایک انسان کے لئے جب موت زندگی سے آسان ہو جاتی ہے تو پھر وہ اپنی زندگی اپنے ہاتھوں گنوا لیتا ہے۔ یہ بہرصورت ہمارا دین اس قسم کی موت کی اجازت بھی نہیں دیتا لیکن جو مرنے والے ہوتے ہیں اور جن کے لئے موت آسان ہو جاتی ہے وہ یہ چیز کرتے ہیں، اس کی کئی وجوہات ہو جاتی ہیں ۔ نفسیاتی وجوہات بھی ہوسکتی ہیں ۔ کسی جگہ پر مالی وجوہات بھی ہوسکتی ہیں۔ کسی جگہ پر بیماری کی وجہ بھی بن جاتی ہے اور وہ تکلیف کی وجہ سے خودکشی کر لیتے ہیں۔ اس صورت میں analysis کیا جائے تو پھر پتا چلے گا یہ کس کس وجہ سے خودکشی کی جاتی رہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی رضوی صاحب۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی۔ جناب چیئرمین ! میں وٹو صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہاں پر بہت واضح طور پر دکھایا گیا ہے کہ کراچی کے اندر جنوری سے ستمبر تک killings 141 ہوئی ہیں اور پنجاب کے شہر لاہور کے اندر 1024 ہلاکتیں ہوئیں اور ساتھ ساتھ جو suicided deaths ہوئی ہیں اور اتنی زیادہ alarming ہیں جن کی تعداد 136 ہے ۔ میرے فاضل دوست نے پہلے ہی یہ سوال پوچھ لیا ہے لیکن پھر بھی I would like to stress on this Mr. Chairman کہ پنجاب کے دوسرے شہر ہیں ان کے اندر جو ہلاکتیں ہوئی ہیں it is so alarming کہ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی you

مگر کراچی شہر hardly take a notice of the killings which take place in cities of Punjab کے اندر تھوڑا سا ہوتا ہے تو total structure تبدیل کر دیا جاتا ہے ۔ اس وقت جتنے ہمارے دوست کراچی میں بیٹھے ہوئے ہیں they should be available here in Lahore and take care of things which are taking place in Lahore specially یہ killings جو ہو رہی ہیں ان کی figure بتا رہی ہے کہ لاہور میں سب سے زیادہ ہلاکتیں 1998 کے اندر ہوئی ہیں اور ان حالات کے پیش نظر گورنر رول پہلے لاہور اور پنجاب کے اندر لگانا چاہیئے تھا۔ پھر یہاں پر کیوں نہیں لگایا گیا اور کب لگا رہے ہیں۔

جناب عالی ! میں یہ کہنا چاہوں گا There should be imposed Governor's rule in Punjab first because Lahore is one of the big cities of our country اور یہ کیا ہو رہا ہے کہ کراچی شہر کے اندر کچھ ہو جائے تو فوراً آپ آئے اور گورنر رول لگا دیا۔ میں stress کرتا ہوں کہ فوراً وہاں پر گورنر رول لگانا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ جناب وہ فرما رہے ہیں کہ لاہور میں زیادہ ہلاکتیں ہو رہی ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! اگر یہ ملاحظہ فرمائیں تو یہ Division-wise figures ہیں اور کراچی شہر خود ایک ڈویژن کے طور پر ہے ۔ لاہور شہر صرف ڈویژن کے طور پر نہیں ہے ۔ لاہور شہر میں باقی چار اضلاع شامل ہیں۔ جناب والا! مجھے موقع دیں۔ اگر terrorism کی وارداتیں لیں تو جیسے میں نے لاہور کی آپ کو بتا دی تھی کہ صرف دو مہینوں میں واقعات ہوئے اور مارچ کے بعد آج تک terrorism کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ سارے ڈویژن میں کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ لیکن کراچی میں جنوری میں ۳۲ لوگ terrorism میں مارے گئے ہیں۔ ۴۳ زخمی ہوئے ہیں۔ فروری میں ۳۳، مارچ میں ۴۲، اپریل میں ۳۳، پھر مئی میں ۵۴، جون میں ۱۱۵، جولائی میں ۸۰، اگست میں ۷۵ اور ستمبر میں ۶۲ اور اسی طرح زخمیوں کی تعداد ہے ۔ تو terrorism کی activities ہر لحاظ سے اتنی خطرناک ہیں کہ بغیر motive کے قتل کرنا، صرف ملک میں تباہی مچانے کے لئے قتل کرنا، بے شک قتل اپنی جگہ پر قتل ہے لیکن جو motivated killings ہیں کہ کسی نے کسی کو اشتعال میں مار دیا ہے، کسی نے زمین کے جھگڑے پر مار دیا ہے یا اس طرح کے واقعات ہیں ۔ اس طرح کی killings لاہور ڈویژن میں تعداد میں زیادہ ہیں۔ لیکن جہاں تک terrorist activities کا تعلق ہے وہ مقابلتاً لاہور میں کم ہیں۔ لیکن اس کے لئے اقدامات بہرصورت کئے جا رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ یہ صورت بھی بہتر ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی شیخ رفیق صاحب۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی: جناب! یہ کب لاہور میں Governor Rule لگا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں لگا رہے کیونکہ لاہور میں terrorist activities کم ہیں۔ جواب یہ ہے right or wrong

جناب رفیق احمد شیخ: جناب عالی! میں ان سے پوچھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ کیونکہ میرا ان کا تعلق اتنا ہے کہ we have the common walls تو اس لئے ہم ایک دوسرے کا بڑا ادب کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: تو wall کے اوپر سے ہی پوچھ لیا کریں۔ یہاں یہ شیخ آفتاب صاحب کو موقع مل جائے گا۔

جناب رفیق احمد شیخ: جناب! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ terrorism اور murder میں یہ کس بنیاد پر تفریق کرتے ہیں اور اس سے آگے کیا امام بارگاہوں میں قتل ہونا یا وہاں پر فائرنگ یا مسجد سے آتے ہوئے یا جاتے ہوئے یا مسجد کے اندر killings یا اس بنیاد پر کہ میں شیعہ ہوں' وہ سنی ہے اور پھر پولیس کی گاڑیوں میں جاتے ہوئے ملزمان کا قتل یا گواہوں کا قتل یہ اس کو کس category میں ڈالتے ہیں۔ Just killing کی category میں۔ اور کیا killing وہ صرف political motivated killing کو کہتے ہیں؟

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

میاں محمد یسٰین خان وٹو: جناب اگر سوال آپ ملاحظہ فرمائیں تو اس میں فاضل ممبر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ Will the Minister for Interior be pleased to state the number of citizens killed or injured in incidents of terrorism or by terrorists, murdered or injured in ordinary murder cases. تو arms چلنے سے جو terrorism سے متعلق ہیں۔ unmotivated طریقے سے جو کارروائی کی جائے لوگوں کو ہراساں کرنے کے لئے' ملک میں افراتفری پھیلانے کے لئے تو وہ terrorism کی definition میں آئے گی۔ جہاں motives کے ساتھ ہے کہ ایک آدمی کا زمین کا جھگڑا ہے یا کوئی فوری اشتعال ہے یا اور کوئی چیز ہے وہ ordinary killing میں آئے

گی۔ بصورت قوانین میں تشریح موجود ہے۔ہم نے اس کے مطابق یہ جواب دے دیا ہے۔ سوال میں بذات خود اس چیز کا فرق کیا گیا ہے۔

جناب رفیق احمد شیخ: کیا Anti-Terrorist Act جو بنایا گیا ہے اس کی definition میں جو قتل آتے ہیں وہ آپ نے یہاں terrorist activities میں دکھائے ہیں یا ان کا بھی بیشتر حصہ آپ نے killing میں ڈال دیا ہے اور آپ نے ایک قانون بنایا ہے اور اس میں ہماری بھی contribution ہے۔ وہ terrorists کے متعلق ہے کہ وہ مقدمات Anti-Terrorist Courts میں چلا کریں گے۔ کیا یہ جو آپ نے ordinary killing دکھائی ہے ان میں سے کوئی کیس ایسا نہیں ہے جو Anti-terrorirst court میں چل رہا ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: میرے خیال میں تو یہی ہونا چاہیے۔ کتنے ہیں facts کے مطابق، میں assertion اس لئے نہیں کر رہا کہ میں نے جواب وہاں سے سرکاری طور پر منگوا کے نہیں دیکھا otherwise جو اس definition میں نہیں آتے مقدمات وہ اگر anti-terrorist courts کے پاس بھیج بھی دیے جائیں تو واپس کر دیے جاتے ہیں اس کو examine کرنے کے بعد کہ آیا کہ یہ anti-terrorist activity میں آتا ہے کہ نہیں۔ اگر وہ نہ آتا ہوں جناب تو ordinary courts میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اگر anti-terrorist کی jurisdiction میں آتا ہو قانون کے مطابق تو وہی کیسز special courts میں بھیجے جاتے ہیں۔

Mr. Rafiq Ahmad Shaikh: Will it be possible that

کسی اگلی تاریخ پہ آپ ہمیں یہ detail بتا سکیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ یہ تفصیل منگوا لیں جی۔

جناب رفیق احمد شیخ: میری عرض یہ ہے وزیر موصوف سے کہ انہوں نے جو figures دی ہیں وہ نو مہینے کی دی ہوئی ہیں۔ جنوری سے لے کر ستمبر تک۔ کراچی میں یہ number of suicide کہتے ہیں zero in all the nine months حیدر آباد میں فرماتے ہیں کہ ۲۲، حیدر آباد ڈویژن، راولپنڈی ڈویژن میں 60 suicide، لاہور ڈویژن میں 136 suicide اور اس کے بعد ملتان ڈویژن میں 79 suicide ٹوٹل یہ بنتا ہے۔ جناب والا! میں ان سے یہ پوچھوں گا کہ لاہور میں جو انہوں نے مارچ کے بعد zero,zero دکھایا ہے، یہ first column ہے، first column relate کرتا ہے number of

ان کا کہنا یہ ہے کہ مارچ کے بعد اپریل ' persons killed, injured in the incident of terrorism مئی، جون، جولائی ' اگست اور ستمبر تک کوئی ایک ہر مہینے میں zero killing ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ figures جو ہیں اپریل، مئی ، جون، جولائی ' اگست ، ستمبر کی یہ انہوں نے suicide کے خانوں میں دکھائی ہیں

and I would like to see the answer provided to him by the provincial governments and the Islamabad administration in this regard. I am not going by the word of the Minister.

میاں محمد یٰسین خان وٹو ، نہیں میں عرض کرتا ہوں کہ یہ جو سوال کا جواب دیا گیا ہے یہ ساری اسی information پہ based ہے۔ اگر وہ فاضل ممبر صاحب دیکھنا چاہیں تو ہم ان کو دکھا دیں گے۔

جناب آفتاب احمد شیخ ، دیکھیں ناں جواب میں ہے کہ on the basis of the information collected from provincial governments تو information جو collect کی گئی ہو گی وہ لکھت میں ہو گی۔ میں حیران ہوں کہ کراچی جیسے شہر میں پورے نو مہینے میں کسی نے suicide commit نہیں کی۔ جناب نو مہینے میں سوا کروڑ کی آبادی میں کسی نے suicide commit نہیں کیا، پورے نو مہینے میں، اور لاہور میں جو انہوں نے figures دکھائی ہیں 136 آدمیوں نے suicide commit کیا ہے۔ ایسا کیا mental معاملہ ہے لاہور میں۔ صرف مسئلہ یہ ہے یہ figures جو ہیں switch over کر کے terrorism کی جو figures ہیں اس کو hide کیا گیا ہے اور یہ figures اس طرف داخل کی گئی ہیں۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ written reply جو آیا ہے provincial government کا وہ ہمیں دکھائیں۔ place کر دیں۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں وہ دکھا دیں گے offer کر رہے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ، میں جناب ان کو تھوڑی وضاحت کر دوں، میں عرض کروں گا کہ یہ جو ہمارے figures ہیں یہ یقیناً ان واقعات کے متعلق ہیں جو واقعات پولیس کے پاس رجسٹر ہوئے ہیں کہ یہ ایک واقعہ ہے اور اس کے بارے میں investigation یا انکوائری کے بعد اس نتیجے پر پہنچا گیا ہے کہ یہ خودکشی ہے۔ اگر کسی جگہ پہ واقعہ ہوا ہے اور رپورٹ نہیں کیا گیا تو اسے اس میں count نہیں کیا گیا۔

جناب آفتاب احمد شیخ : جناب والا ! بابر ' ایم پی اے مارے گئے یہ کہتے ہیں نہیں ' اکبر ایم این اے مارے گئے یہ کہتے ہیں zero۔

جناب چیئرمین: وہ تو ordinary قتل میں ڈالے گئے۔

جناب آفتاب احمد شیخ : نہیں جناب کیا بات کر رہے ہیں یہ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب والا ! اگر anti-terrorist کا اگر کیس ہو گا تو anti-terrorist court کے پاس جائے گا۔ ان کے علاوہ جو کیسز ہیں وہ سارے ordinary court میں جائیں گے۔

Mr. Aftab Ahmad Sheikh : Totally wrong figures.

جناب چیئرمین: جی جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب! میں اس پہ جائے بغیر کہ عام قتل کیا ہوتا ہے اور خاص قتل کیا ہوتا ہے جو یہ حکومت terrorism میں شامل کرتی ہے ۔ جناب جو figures آئی ہیں' میں پنجاب کی alarming law and order situation کی طرف وزیر صاحب کی توجہ دلاؤں گا۔ پنجاب کے اندر جناب راولپنڈی ڈویژن میں نو مہینے کے اندر ۲۴۳ قتل ہوئے ہیں ۔ لاہور ڈویژن میں ایک ہزار چوبیس قتل ہوئے ہیں ۔ ملتان ڈویژن میں ۵۵۰ قتل ہوئے ہیں اور فیصل آباد ڈویژن میں ۶۱۲ قتل ہوئے ہیں ۔ یہ صرف چار ڈویژن ہیں ۔ ٹوٹل پنجاب کے ۸ ڈویژن ہیں ۔ میں ضلعوں کی اعداد و شمار میں نہیں جانا چاہتا ۔ جناب میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس صوبے کی یہ حالت ہے ۔ اور وزیر اعظم صاحب کے بھائی چیف منسٹر ' اس ملک کی فنانس کو بھی چلا رہے ہیں ' فارن پالیسی اور فارنر کے ساتھ بات چیت بھی وہ کر رہے ہیں ۔ جناب ان کا بنیادی کام جو عوام کو تحفظ فراہم کرنا بحیثیت چیف منسٹر پنجاب وہ اپنا بنیادی کام تو کر نہیں رہے ۔ جو کہ ان اعداد سے واضح ہے ۔ میں اس لئے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا وزیر اعظم صاحب یا مرکزی حکومت ان کو پابند کرے گی کہ وہ اپنے صوبے کی طرف دیکھیں اور یہ جو قتل ہو رہے ہیں چار ڈویژن کے اندر نو مہینے کے اندر ۲ ہزار سے زائد قتل ہوئے ہیں ان کو روکنے اور امن عامہ کی حالت بہتر بنانے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین:۔جی وزیر پارلیمانی امور۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا! امن عامہ کی حالت بہتر بنانے کے لئے

Sir, the Government have taken following steps to improve the law and order situation in the country:

Provincial governments have instituted effective monitoring mechanism for fortnightly review of the progress in investigation, prosecution and disposal of the cases against terrorists/sectarian millitants.

Intelligence coordination cell has been constituted under Minister for Interior to regularly monitoring internal security situation.

Campaign has been launched to apprehend the proclaimed offenders involved in cases of murders, dacoity and robbery.

District Committees under Ministers with the MNAs, Senators, MPAs, Deputy Commissioners, SPs, ACs and SPOs as members, are being constituted with the mandate to regularly review the internal security environments and to take corrective action.

The personnel of the armed forces are being recruited in the police force and will be kept as special force in the departments.

یہ اس طرح کے بہت سارے اقدامات ہیں اگر اجازت دیں تو سارے پڑھ دیتا ہوں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ بنیادی بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کیا کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین ۔ ان کا مقصد تو یہ ہے the point he is trying to make is کہ یہاں پر امن عامہ کی حالت اچھی نہیں ہے ۔ اور You should take note of that.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ بنیادی بات یہ ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب کیا کر رہے ہیں ۔ میں تو بالکل relevant بات کر رہا ہوں ۔ یہ اس کی ذمہ داری ہے ۔ It is his responsibility. The Chief Minister is responsible for the law and order situation in the province. What is he doing? یہ تو انہوں نے رٹا رٹایا جواب دے دیا ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ اور اس کے علاوہ بہت سارے اقدامات کئے جارہے ہیں اور انشاء اللہ حالات بہتر ہو جائیں گے ۔

Mr. Chairman: I mean, his point is made. I think we will go to the next question No. 92, Ilyas Ahmed Bilour Sahib.

92. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour :** Will the Minister for Railways be pleased to state the Railways from dry ports has fallen to Rs. 11,000 million in the first quarter of the current financial year as compared to corresponding period last year ?

Minister for Railways : No. The fall in income of Dry Porsts during the first quarter of the current year as compared to corresponding period of last year was only Rs. 4.4 million, from Rs. 82.281 million to 77.830 million.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, please Hussain Shah Rashdi.

جناب حسین شاہ راشدی ۔ جناب ! اس میں کہا گیا ہے کہ 4.4 million تو میں منسٹر صاحب سے پوچھوں گا کہ یہ decline کی reasons کیا ہیں انہوں نے ascertain کیا ہے ؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جی جناب اس سلسلے میں پتہ کیا گیا ہے ۔

that fall in the earnings from July, 1997 to March, 1998 an account of general cargo was Rs. 42 millions as compared to corresponding period of the last year. However, the income on account of containers increased by 11.599 millions as compared to corresponding period last year becasue of increase in the number of containers. The reasons for decrease in earnings which we have been given are :

Non-supply of empty wagons as railway have to provide these wagons on priority for lifting imported wheat for up country, asking of general cargo

traffic is erratic as it takes upto 15 days to form a train-load of bonded cargo, major shipping lines have drifted their operations to the newly constructed Qasim International Containers Terminal and the Karachi Port Trust and the Qasim Intrenational Containers Terminal Authority are now charging and the basis of the commodities. Railways is also facing acheap competition from Private Bonded Carriers whose numbers have been increased manifold as the Central Board of Revenue has been pleased to charge security from Private Bonded containers carrying from Rs. 50 lacs to Rs. 70 lacs.

جناب چیئرمین۔جی راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی ۔ یہ تو آپ نے فرمایا جو آپ کو جواب دیا گیا ہے وہ پڑھا ہے ۔ یہ جواب تو آپ کو بیوروکریٹس کی طرف سے آیا۔ کیا آپ نے خود بھی satisfy کیا ہے اور آپ ہاؤس کو بتا رہے ہیں یا انہوں نے جو اسباب بتائے ہیں اس کے متعلق حکومت مطمئن ہے ؟

میاں محمد یسٰین خان وٹو ۔ میں عرض کرتا ہوں جناب میرے پاس تو اس کو تسلیم نہ کرنے کی کوئی وجوہات نہیں ہیں ۔ اگر کوئی وجہ فاضل ممبر صاحب میرے نوٹس میں لائیں تو میں انشاء اللہ اس کو examine کر لوں گا اور اگر کہیں کوئی غلط اطلاع یا غلط کوئی بات کی گئی ہو تو اس کا تدارک کریں گے۔

Mr. Chairman: Any other question Iqbal Haider sahib

93. *Syed Iqbal Haider : Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number of incidents of terrorism occurred, the number of citizens killed and injured in these incidents. the number of cars stolen, the number of citizens kidnapped, the number of armed dacoities and the number of rapes committed in Karachi in each month commencing from January 1998 ?

Ch. Shujaat Hussain : Requisite information as reported by the Home Department, Government of Sindh, is annexed.

S.NO.	MONTHS.	NO.OF INCIDENTS OF TERRORISM.	NO.OF CITIZENS KILLING/	INJURED.	NO. OF CARS STOLEN.	NO. OF CITIZENS KIDNAPPED.	NO.OF ARMED DACOITIES.	NO. OF RAPES
1.	Jan:98	33	32	12	133	27	22	8
2.	Feb:98	36	39	36	150	24	24	12
3.	March:98	47	36	40	144	21	23	8
4.	April:98	44	31	24	129	25	23	15
5.	May:98	48	55	13	116	24	20	14
6.	June:98	108	115	28	147	31	24	10
7.	July:98	83	79	18	132	28	24	5
8.	August:98	78	75	34	136	30	19	7
9.	Sept:98	64	62	25	137	25	21	5
10.	Oct:98	52	53	12	143	25	14	3
	Total:-	593	577	242	1367	260	214	87

Syed Iqbal Haider: No 93 Sir, answer taken as read. The supplementary question is that, will the Minister be pleased to state the punishment for a Minister for making a false statement in writing also. Sir if you compare question No. 76 by chance, it happens to be my good luck that first question was deferred from the last session, during this session I had inquired through question 93 that in the incident of terrorism, how many citizens were killed or injured in Karachi from January 1998 till now. Now if you compare the figure of killing with the figure of killing given in reply to my earlier question and the number of people injured, there is, in reply to my question 76, the reply is that in January only 43 people were injured. In reply to question 93, the reply is that only 12 persons were injured in January, 1998. Similarly in February the 1st reply says 34 persons were injured, second reply says that 36 persons were injured. In March 42 persons were injured in reply to first question and in reply to second question the injured figure is 40 and so on Sir. Sir this is the non-seriousness and this is utter dis-respect that this government is showing to the elected Houses of the Parliament and making a false statement. Which of the statements should I accept as true. Will the Minister be prepared to give a reply and propose punishment for making a false statement.

جناب چیئرمین۔جی منسٹر پارلیمانی امور۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا، ہم معزز ایوان کو ہر لحاظ سے بے پناہ احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔ اور وہ اس معزز ایوان کا حق ہے نمائندہ ایوان ہونے کے لحاظ سے، واقعی مجھے بھی یہ تقابل کرکے بڑا دکھ ہوا ہے ۔ اور میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں انکوائری کی جائے گی کہ یہ تضاد کیوں ہے ۔ اور ان کے خلاف جو بھی شخص اس کا ذمہ وار ہوا ان کے خلاف واقعی سزا دی جائے گی ۔

Syed Iqbal Haider: Minister must resign

ان کے اوپر، کیوں کہ

It is the duty of the minister that before the reply is sent to the Parliament, the minister approves those replies by his own signature

جناب چیئرمین۔ نہیں، ہوتا یہ ہے اقبال صاحب، If he have been the Minister

آج جو جواب آئے گا وہ آج منظور ہو جائے گا۔ دس دن کے بعد جو آئے گا وہ ہو جائے گا۔ اس کو کیا پتہ ہے کہ انہوں نے علیحدہ علیحدہ دیئے ہیں۔

But I think it does call for a very serious action because it is really rediculous.

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس شخص نے بھی یہ کوتاہی کی ہے باقاعدہ انکوائری کر کے اس کے خلاف باقاعدہ ایکشن لیا جائے گا اور اس معزز ایوان کو اطلاع دی جائے گی۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I would also like to have an assurance from the Minister that he would verify the figures of Punjab regarding the number of suicides in question no.76.

جناب چیئرمین۔ 76، وہ تو پرانا ہو گیا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ پرانا ہو گیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا آپ کی اور اس ہاؤس کی عقل میں آتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ بھی verify کر لیں جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ بلکہ ہم ساری verify کر لیں گے ۔ یہ تو واضح آ گیا ہے ۔ جہاں بھی تضاد ہو گا اس سلسلے میں ہم کارروائی کریں گے ۔

جناب چیئرمین۔ جی بلیدی صاحب۔ صحیح بات ہے۔ آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ نو مہینے میں کراچی میں ایک بھی خودکشی کا کیس نہیں ہے ۔ حیران کن بات ہے۔ جھوٹے figures لا کر---

جناب چیئرمین - جی بالکل کراچی میں تو ہونے چاہییں -جی جناب بلیدی صاحب -

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی -جناب چیئرمین ! جو بھی question ہوتے ہیں وٹو صاحب یہاں پر represent کرتے ہیں اور ان کے پاس کوئی جواب بھی نہیں ہوتا - خیر میں بھی ایک سپلیمنٹری اس پر کرتا ہوں - یہاں جو دہشت گردی کے بارے میں بل پاس ہوا تھا اس کو ایک سال گزر چکا ہے - تو بدقسمتی سے یہاں ایک شریعت بل کی بات بھی ہو رہی ہے کہ اس کو بھی پاس کریں گے - آیا یہ بتا سکتے ہیں کہ اس دہشت گردی والے بل کے پاس ہونے کے بعد اب تک کتنے دہشت گرد گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے دہشت گردوں کو پھانسی دی گئی ہے - مجھے یہ بتائیں اگر صرف بل پاس کرنے ہیں اور ان پر implementation نہیں کرانا تو اس کا کیا فائدہ ہو گا - یہ مجھے بتائیں -

جناب چیئرمین - جی منسٹر فار پارلیمنٹری افیئرز -

میاں محمد یٰسین خان وٹو - یہ جناب نیا question ہے - وہ دے دیں اس کے بعد جواب لے کر ان کی خدمت میں حاضر کر دیا جائے گا اور میں عرض کروں کہ وزیر داخلہ اسی لاء اینڈ آرڈر کے سلسلہ میں کراچی میں ہیں اور اسی وجہ سے مجبوری ہے کہ وہ یہاں نہیں ہیں اور جب دوسرے وزیر صاحب نہ ہوں تو پھر میں تو حاضر ہوں - بہرصورت اگر کوئی ایسا مسئلہ ہو جس میں ہمیں ان کی ذاتی دخل اندازی یا توجہ کی ضرورت ہو گی تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ان تک ساری چیز ایوان کے جذبات کے ساتھ پہنچا دوں گا اور انشا اللہ اس سلسلے میں مناسب کارروائی کی جائے گی - ہم اس کو بڑی سیریس کوتاہی سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص اس ایوان کو کسی طرح بھی بدنیتی سے یا negligence سے کوئی غلط جواب فراہم کرے، ہم اس کے خلاف سخت کارروائی کریں گے -

جناب چیئرمین - جی جناب جواد ہادی صاحب - Jawad Hadi has the floor. جی فرمائیے -

سید محمد جواد ہادی - شکریہ جناب چیئرمین - میں منسٹر صاحب سے اس سلسلے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ صحیح ہے کہ کچھ دہشت گرد پکڑے جانے کے باوجود اور ان کا کیس مکمل ہونے کے باوجود وہ اتنے طاقتور ہیں کہ ان کے خوف کی وجہ سے جج حضرات ان کا کیس سننے کے لیے تیار نہیں ہیں اور کیا حکومت نے جج حضرات کو جانی اور مالی تحفظ دینے کے لیے کوئی انتظام کیا ہے - اس سلسلے میں وہ کیا فرماتے ہیں کہ آیا یہ صحیح ہے -

جناب چیئرمین ۔ جی منسٹر فار پارلیمنٹری افیئرز۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا ! جج صاحبان کے تحفظ کا پورا انتظام کیا جاتا ہے ۔ اص طور پر جو Anti-Terrorist Activities عدالتیں ہیں ان کی سیکورٹی کا پورا انتظام کیا جاتا ہے ۔ اس سلسلے میں اس تحفظ کا خیال کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ جی قائم علی شاہ سے نہیں پوچھا جی ۔ پہلے قائم علی شاہ صاحب ، اس کے بعد کرلیں۔

سید قائم علی شاہ ۔ جناب وزیر صاحب وضاحت کریں گے کہ جب Anti-Terrorist Act پاس ہو رہا تھا تو بڑے وثوق سے assurance دی گئی تھی کہ اب offences کم ہوں گے ۔ خاص طور پر terrorist activities کم ہوں گی ۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ اس قانون کے پاس ہونے کے بعد terrorism خاص طور پر کراچی اور لاہور میں بڑھا ہے کم نہیں ہوا ہے اور offences بڑھے ہیں اور لوگ زیادہ مارے گئے ہیں اس قانون کے پاس ہونے کے بعد ، کیا یہ صحیح ہے۔

جناب چیئرمین ۔ جی منسٹر فار پارلیمنٹری افیئرز۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ یہ صحیح نہیں ہے جناب ، جو facts and figures دیئے گئے ہیں ، کراچی کا مسئلہ ایک طرف لیکن پنجاب میں جہاں تک تعلق ہے terrorist activities کا ، اس میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے تمام ڈویژنوں میں۔

جناب چیئرمین ۔ جی صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ وٹو صاحب نے بڑی مہربانی کر کے اپنی منسٹری کی طرف سے ، Ministry of Interior کی طرف سے اپنی غلطی accept کر لی ہے ۔ کیوں کہ انہوں نے assure کیاہے کہ اس چیز کو ہم دیکھیں گے تو میری ان سے گزارش ہو گی ، آپ سے بھی درخواست ہو گی کہ مہربانی کر کے یہ مسئلہ ہماری government assurances کی کمیٹی کو آپ refer کر دیں اور اگر ان کو اعتراض نہ ہو تو گورنمنٹ assurances کی کمیٹی اس کانوٹس لے لے۔

جناب چیئرمین ۔ منسٹر فار پارلیمنٹری آفیئرز۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا ! میں نے عرض کیا ہے کہ میں نے اس سلسلے

میں کارروائی کے بارے میں یہ کہہ دیا ہے اور اس کے مطابق پوری کارروائی کر کے جو بھی ذمہ دار ہوئے، ان کو سزا دی جائے گی۔ اب میں تو یہی عرض کر سکتا ہوں ۔ Assurances Committee کو اگر آپ بھیجنا چاہیں تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ لیکن جو سٹیٹ منٹ یہاں ہو جو property of the House ہو ، وہ تو automatically جناب کمیٹی کو اگر آپ بھیجنا چاہیں تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن وہ تو automatically جب پراپرٹی آف دی ہاؤس ہو، سٹیٹمنٹ یہاں ہو وہ تو خود ہی Assurance کمیٹی اس کا نوٹس لے سکتی ہے لیکن اگر آپ واضح طور پر بھیجنا چاہیں تو بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ۔ جی کمیٹی خود کر سکتی ہے یہ کام ،جی نمبر 94 حبیب جالب بلوچ صاحب۔

94. ***Mr. Habib Jalib Baloch** : Will the Minister for Kashmir Northern Affairs, States and Frontier Regions be pleased to refer to the Senate starred question No. 110 replied on 1st September, 1998 and state :

(a) the details of the orders issued by the Ministry regarding on acquiring of property by Afghans; and

(b) whether the Ministry has ever directed the Deputy Commissioners to collect and forward details of the land/property acquired by Afghan refugees, if not, its reasons ?

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majeed Malik : (a) Under orders of the Federal Government dated 4th March 1980, issued in exercise of the powers conferred by Section 3 of the Foreigners Act 1946(XXXI) no Afghan Refugee who has or may come to Pakistan on or after the 17th July 1973, (when late Mr. Daud assumed power in Afghanistan and Afghan Refugees started coming to Pakistan), shall acquire land or any interest in land or landed property in Pakistan, except with the previous permission in writing of the Federal Government in the States and Frontier Regions Division in accordance with the conditions subject

to which the permission is granted. As per procedure, request for purchase of property by all foreigners are referred to the security agencies and concerned Provincial Government for clearance. Once the clearance is received, NOC is granted to the foreigner in this regard. However, no request by any Afghan Refugee has ever been received for permission to purchase property in Pakistan.

(b) The Ministry of Interior directed the Provincial Governments for strict compliance that, as a matter of policy, Afghan Refugees are not permitted to acquire landed property in Pakistan except with the prior permission of the Federal Government. For compliance of the orders of the Ministry of Interior. Provincial Government have issued instructions to the relevant authorities directing them to ensure that no property is purchased by the Afghan Refugees in their respective areas, without prior permission of the Federal Government. In this regard the Government of Balochistan, Quetta had issued instructions in July 1995 to IG Police and FC Balochistan and to all Commissioners of Balochistan province. Similar instructions were also issued by the Government of NWFP in March 1980 to the Commissioners of Peshawar, D. I. Khan and Malakand Divisions, Likewise, Revenue Department Government of the Punjab had issued such instructions in April 1981 to all District Registrars/Sub Registrars in the Punjab Province.

جناب چیئرمین - جی Any supplementary question? No supplementary question اب 95 حبیب جالب بلوچ صاحب -

جناب چیئرمین - ضمنی سوال- جی ،جی فرمایئے جناب عاقل شاہ صاحب-

سید عاقل شاہ - جناب SAFRAN Ministry is a very organised ministry اور اس کے علاوہ یہ ہے کہ ہائی کمیشن ریفیوجیز ہیں یہاں پر افغان کمشنر یٹ ہے اور 15/16 سالوں سے یہاں پر

افغان مہاجرین آ رہے ہیں ۔ یہ کہ ایک بڑا کمپیوٹرائزڈ ان کی انٹری ہے۔ ہر ایک کو کارڈ ایشو کئے جاتے ہیں اور ان پر باقاعدہ census کیا جاتا ہے تو یہاں پر جواب دیا جاتا ہے جی کہ Some information and clarification has been sought from the provincial governments of NWFP, Balochistan Punjab تو اب تک اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی افغان ریفیو جیز کمشریٹ ہے یا ہائی کمشریٹ ہے یا جو SAFRAN آپ کی منسٹری ہے' اب تک کچھ کام نہیں کیا انہوں نے ؟

جناب چیئرمین ۔ جی منسٹر فار پارلیمنٹری افیئرز ۔ یہ 95 ہے جی۔ اس میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ نیچے لکھا ہوا ہے کہ Some information has been sought from the provincial governments of NWFP, Balochistan and Punjab and their reply is awaited. یہ 95 ہے۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو ۔ 95 جناب لے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین ۔ جی 95 پر بات ہو رہی ہے' وہ کہتے ہیں جی کہ اتنے کمشریٹ اور آفیسر لوگ ہیں اور یہ جواب بھی نہیں دے سکتے وقت پر۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو ۔ جی میں ابھی عرض کرتا ہوں جناب ۔ جی ہاں اس کے بارے میں ہے کہ صوبائی گورنمنٹ سے انہوں نے پوچھا ہے' اور جوں ہی جواب موصول ہو جائے گا تو حاضر کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ مگر ان کا تو یہی کہنا ہے جی کہ اتنے آفیسر بیٹھے ہیں ہائی کمشنر فلاں فلاں اور ان سے جواب نہیں بنتا سوال کا بروقت ۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو ۔ جواب آنا چاہیئے تھا جناب یہ اصل میں صوبوں سے جواب منگوانے ہوتے ہیں۔ جناب اس میں کچھ دیر لگ جاتی ہے کہ جب ان کا جواب آتا ہے تو اس پر بیس کر کے جواب دینا ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ جی وٹو صاحب آج کل فیکس مشینیں ہیں 'ٹیلی فون ہیں ' کمپیوٹرز ہیں تو آج کل یہ تو دقت نہیں ہونی چاہیئے ۔ جی عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ ۔ جناب اس منسٹری کے اوپر کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ جیسے ہیں

نے عرض کیا ہے جناب کہ ان کے پاس کروڑوں روپے کی سہولتیں ہیں 'ای میل کی ہیں انٹر نیٹ کی اور کیا کیا ان کے پاس چیزیں ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب تک منسٹری سوئی ہوئی تھی کہ انہوں نے کام نہیں کیا اور اگر نہیں کیا تو اس کا ذمہ دار کون ہے ؟ اور یہ جو لاکھوں روپے جو Tax payer کا ضائع ہوا ہے اس کا کون ذمہ دار ہے ؟

جناب چیئرمین ۔ جی منسٹر فار پارلیمنٹری آفیئرز ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا! میں جس وقت بریفنگ لے رہا تھا تو محکمے کے لوگوں نے مجھے بتایا جی کہ یہ سوال تو نہیں ہے۔ ان کا جواب ہم نے نہیں دیا ہے' اس لئے انہوں نے کہا کہ کوئی تیاری کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں نے ----

جناب چیئرمین ۔ لیکن جس آدمی نے آپ کو یہ مشورہ دیا ہے پہلے تو اس کو suspend کریں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ میں نے وہیں ان کو ہدایات دی ہیں کہ سوال کا جواب نہ دینا جو ہے -----

جناب چیئرمین ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں وٹو صاحب کہ جس شخص نے آپ کو یہ مشورہ دیا ہے پہلے اس کو suspend کریں ۔یعنی خود غلطی اور------

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ نہیں ،نہیں میں عرض کرتا ہوں کہ ان نے اطلاع دی کہ اس کا جواب کوئی نہیں ہے اس لئے تیاری کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں نے عرض کیا کہ یہ بھی ایک بڑے اعتراض والی بات ہے (مجھے اجازت تو دیں کہ میں بات کرسکوں) 'آپ کے سوال کا جواب دینے کی تو اجازت دیں۔ اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ صرف سوال کرنا مناسب ہے تو میں اس کے لئے بھی حاضر ہوں ۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے ان کو یہ ہدایت کی ہے کہ جتنے بھی سوالات آئیں ان کے جوابات جلد از جلد دیئے جائیں اور کسی میں یہ کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے کہ جو بالکل کوئی unavoidable صورت ہو تو وہ unavoidable صورت ہمیں بتائی جائے کہ فلاں وجہ سے یہ دیر ہوئی ہے ۔میں آپ سے عرض کروں گا کہ انشاء اللہ اس سلسلے میں آئندہ خیال رکھا جائے گا۔ میں محکمے کو بھی یہ ہدایت جاری کروں گا کہ وہ آئندہ جوابات دینے کے لئے بھی ----

جناب چیئرمین - حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب اس کے بعد حاجی جاوید صاحب نے نہیں پوچھا ابھی، حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی - جناب والا! آج سے دو مہینے پہلے جب یہ اجلاس ریکوزیشن ہوا تھا تو یہی سوال میرا تھا اور جواب میں یہی دیا گیا کہ تمام صوبائی حکومتوں سے معلومات اکٹھی کی جارہی ہیں اور میں نے یہاں فلور پر کہا تھا کہ ہم ثابت کریں گے۔ یہ ملک عبدلرؤف صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ایک افغان مہاجر نے ان سے دس کنال جگہ لی ہے۔ وہ اور بھی جگہ خرید رہے ہیں تو ان کو ابھی تک معلومات نہیں ہیں۔ چھ مہینے پہلے میں نے یہ سوال کیا تھا۔ آج دوسرا سوال آیا کیا وجوہات ہیں کہ ان کو وہ معلومات کیوں حاصل نہیں ہو رہیں ہیں، اور اسلام آباد میں، میں ریونیو ریکارڈ کے مطابق بنگلے کوٹھیاں بے شمار پیش کر سکتا ہوں

جناب چیئرمین - آپ دیں وزیر صاحب کو۔

حاجی جاوید اقبال عباسی - نہیں جناب یہ مقصد کہنے کا ہے کہ دو چار مہینے پہلے یہی کہا تھا کہ ہم معلومات اکٹھی کر کے دیں گے۔ یہ جواب دیں جی۔

جناب چیئرمین - کہتے ہیں جی کہ چار ماہ پہلے بھی یہی جواب آیا تھا جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو - جناب والا! میں یہ وزیر صاحب کی خدمت میں خاص طور پر ان کے نوٹس میں لے آؤں گا کہ چھ مہینے پہلے بھی یہ ہی جواب آیا اور چھ مہینے بعد بھی اور خاص طور پر ملک صاحب کے پاس ایک مثال موجود ہے۔ وہ بھی میں ان کے نوٹس میں لے آؤں گا اور میں ان سے استدعا کروں گا کہ وہ اس ایوان کے جذبات کے مطابق۔۔۔

سید عاقل شاہ۔ جناب! میں یہی کہہ رہا تھا کہ یہ تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ چھ ماہ کے بعد بھی statistics جمع کر سکتے ہیں تو میں یہ propose کرتا ہوں کہ آپ وزیر کو بتائیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میں ان کو بتاؤں گا۔ جناب والا! یہ سوال کشمیر آفئیر وزارت سے متعلق ہے تو میں اس سلسلے میں وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس کا جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب چیئرمین صاحب ! وزیر صاحب نے اعتراف کیا اور خود آپ نے رولنگ دی کہ وزیر صاحب خود کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے مشورہ دیا ہے ۔ اگر کوئی ایک سے زیادہ ضمنی سوال آ جائے تو میرے پاس جواب ---میں سمجھتا ہوں کہ آپ ان کو منع کریں ۔ اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے ۔ اگر یہ اس طرح غلط جواب دیتے رہیں تو ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے ۔ میری ایک درخواست ہے کہ آپ ان کو آئندہ بتائیں کہ اگر آپ کے پاس جواب نہیں ہے تو ہمارا وقت ضائع نہ کریں۔

Mr. Chairman: So, this is deferred. O.K. Question No.96, Habib Jalib Baluch sahib.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

Syed Iqbal Haider: yes, sir, 96. The supplementary question is that this question relates to the increase in the domestic fairs as well as international fairs by PIA.

جناب چیئرمین۔ وٹو صاحب ۔یہ انہوں نے مجھے ایک نوٹ دکھایا ہے کہ پی آئی اے کے ایڈوائزر صاحب نے ایک خط لکھا ہے کہ میری کوئی مصروفیت ہے ، میں نہیں آ سکتا تو میری آپ سے گزارش یہ ہو گی کہ ان کو یہ بتائیں کہ First priority has to be the Parliament کوئی بھی اگر preoccupation ہے that should not take precedence over the business in Parliament. کہ جی وزیر صاحب کہتے ہیں کہ میں ادھر مصروف This is a wrong assumption on their part ہوں اس لئے میں نہیں آ سکتا۔

I think you should tell them that the Chair has taken objection to this and I think the House deserves more respect than they are giving to the House and please also bring to the notice of the Prime Minister.

Syed Iqbal Haider: Sir, the meaningful reply to the supplementary

is also not possible from Watto sahib because it is not his ministry.

Mr. Chairman: But he is here to answer.

لیکن یہ جو ہے کہ میں ہوں ہی نہیں اور یہ you know it is ridiculous

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! 96 آپ نے call کیا تھا۔

Mr. Chairman: 95 has been deferred.

اور 96 کا جواب نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جواب تو اس پر آیا ہے اور میں نے کہا تھا۔

جناب چیئرمین۔ جناب وٹو صاحب کیا آپ ۹۷ کا جواب تو نہیں دے رہے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب! ۹۷ کا میرے پاس جواب ہے۔ جناب والا! میں ۹۷ کا جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ تو پھر آپ کے پاس ۹۶ کا بھی جواب ہو گا۔ وٹو صاحب کیا آپ کے پاس ۹۶ کا جواب ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! ۹۶ کا میرے پاس جواب نہیں ہے۔ جناب! مجھے یہی اطلاع تھی کہ ایڈوائزر صاحب نے آپ سے درخواست کی ہے کہ وہ نہیں آسکتے۔

Syed Aqil Shah: Sir, has 96 been deferred?

جناب چیئرمین۔ جی 96 has been deferred اوکے۔ غلام قادر چانڈیو سوال نمبر 97۔

97. *Mr. Ghulam Qadir Chandio: Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish Cantonment in/near Sakrand, District Nawabshah, Sindh, if so, its details ?

Minister Incharge for Defence: No proposal for establishment of a Cantonment in/near Sakrand, District Nawabshah, Sindh is under

consideration of the Government.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال۔ جی فرمائیں پراچہ صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ ۔جناب والا! میری عرض یہ ہے کہ ہمارے محترم بزرگ وٹو صاحب تقریباً ہر وزارت کا جواب دیتے ہیں۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ جو یہ commitment اس ہاؤس میں کرتے ہیں is it binding on those ministries to follow? یعنی کہ کئی انہوں نے ادھر commitments کی ہیں، یقین دہانیاں کرائی ہیں will it be binding on those ministries?

جناب چیئرمین۔ جی جناب شیخ رفیق صاحب۔فرمائیں جی۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ جس جگہ کا ذکر کیا گیا ہے حکومت وہاں سکول کھولنے پر غور کرے گی۔ آپ نے کہا کہ there is a suggestion in the question نہیں ہے under consideration really تو کیا اس کے مطابق سکول کھولنے کے مسئلے پر غور کرے گی؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب! یہ تو کنٹونمنٹ سے متعلق ہے۔ یہ سکول سے متعلق نہیں ہے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ کیا وہاں کنٹونمنٹ کھولنے کا کوئی پروگرام ہے تو ہم نے کہا کہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال اگر وہ سکول بنا دیں تو اس میں کیا حرج ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب! سکول تو صوبائی حکومت نے بنانا ہے۔ اگر وہ فرمائیں اور اس میں یہ معلوم نہیں کہ کیا وہاں ضرورت بھی ہے کہ نہیں ہے۔ کنٹونمنٹ بن گئی تو پھر وہاں بہت کچھ بن جائے گا لیکن کنٹونمنٹ ابھی بن نہیں رہا ہے۔

(اس دوران جناب چیئرمین (وسیم سجاد) کی جگہ پریذائیڈنگ آفیسر (چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ شکریہ جناب۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس وقت سندھ میں کتنی کنٹونمنٹس ہیں اور ان کے علاوہ سندھ میں کہیں حکومت کا پروگرام تو نہیں ہے کنٹونمنٹ بنانے کا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی وٹو صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! اس وقت سوال جو ہے وہ صرف یہ ہے کہ

whether there is any proposal under consideration of the Government to

تو establish cantonment in or near Sakrand, District Nawab Shah, if so, its details

اس کے بارے میں جواب یہ ہے کہ کوئی ایسی proposal زیرغور نہیں ہے لیکن اس کے علاوہ اگر وہ ساری cantonments کی تعداد جاننا چاہتے ہیں تو نیا سوال دے دیں اس کے بارے میں جواب مزید دے دیا جائے گا۔

Mr. Presiding Officer: Fresh notice for that.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ نہیں جناب میری عرض سنیں ۔ یہی ہمارا جتنے بھی یہاں پر اپوزیشن کے ممبر بیٹھے ہیں basic استدلال ہے کہ وٹو صاحب کے حوالے سوال کر دیئے جاتے ہیں اور بیچارے کسی کا جواب دے پاتے ہیں اور کسی کا نہیں دے پاتے ؛ اگر کوئی Minister for Defence ہوتا اور اس منسٹری کو وزیر اعظم صاحب اپنے پاس رکھ کر بیٹھ گئے ہیں۔ اب انہوں نے جب فنانس کی وزارت غلط یا برابر ڈار صاحب کے حوالے کر دی ہے تو kindly وہ Defence کی وزارت بھی کسی کے حوالے کریں۔ اگر کوئی Defence کا وزیر ہوتا تو جناب یہ اتنا مشکل سوال نہیں ہے۔ چلیں وٹو صاحب کو چھوڑیں پتا ہے یا نہیں پتا لیکن اتنا تو کم از کم معلوم ہونا چاہیئے کہ جی ان کے علاوہ کہیں سندھ میں کسی اور جگہ آپ Cantonment بنا رہے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! اس سوال میں تو یہ بات نہیں آتی اگر وہ نیا سوال دے دیں تو پھر میں اس کی information لے کر ان کی خدمت میں عرض کرسکتا ہوں۔ اب ہر شخص کو یہ تو نہیں پتا ہو سکتا کہ کتنی Cantonment بنا رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نیا سوال دے دیں۔ جی حاجی جاوید عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب کیا Cantonment Act 1924 جو کہ انگریز کے دور کا لاگو ہے اس کو ہٹانے کے لئے حکومت کے پاس تجویز ہے ۔ نمبر 2 حویلیاں اور ایبٹ آباد کا جو Rural Area ہے وہ Cantonment سے نکالنے کے لئے ہم نے بڑی تگ و دو کی ہے ۔ آیا وہ اس پر

غور کریں گے یا نہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ دو سوالات ہیں دونوں ہی independent سوالات ہیں۔ Sakrand کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ نہیں جناب ہے تو Cantonment کے ساتھ۔ Cantonment پورے پاکستان کو deal کرتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی نہیں Cantonment کا لفظ آنے سے Cantonment کا ہر سوال relevant نہیں ہو سکتا۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب Cantonment Act 1924 پورے پاکستان میں لاگو ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اس کا نوٹس دے دیجئیے جواب آ جائے گا۔ سرانجام خان صاحب۔

جناب سرانجام خان۔ جناب ابھی یہ Cantonment کی بات ہو رہی ہے تو مالم جبہ resort کا ابھی افتتاح ہوا ہے اور میری معلومات کے مطابق وہاں یہ فیصلہ تھا Austrain Government کا اور پاکستان گورنمنٹ کا کہ وہاں پر کوئی Cantonment نہیں بنائی جائے گی لیکن فوج نے ہماری 98 کنال زمین ہم لوگوں سے اونے پونے لی۔ 90 ء میں انہوں نے requisition دی ہے 98 ء میں ہمیں اسی ریٹ پر compensation ملی ہے ۔جہاں جگہ ان کو پسند آ جاتی ہے وہ لے لیتے ہیں تو یہ پبلک کہاں جائے گی۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔جی Sakrand کے متعلق کچھ پوچھیئے۔

جناب سرانجام خان۔ بھئی میرا مطلب ہے وہاں پر Cantonment بنا رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ Cantonment کا سوال نہیں ہے سوال Sakrand کے متعلق specific پوچھا گیا ہے ۔ Cantonment کی جنرلی بات نہیں ہو رہی یہ سوال انہوں نے Sakrand کے متعلق پوچھا ہے' District Nawab Shah میں۔

جناب سرانجام خان۔ وہ تو Cantonment کے متعلق بات ہوئی ہے اور Sakrand,

District Nawab Shah میں Cantonment بنانے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔ 97 کا یہی سوال ہے تو یہی ضمنی سوال ہے کہ جہاں پر ان کو زمین پسند آ جاتی ہے وہاں پر وہ اونے پونے خرید لیتے ہیں تو کم سے کم ایک تو میری تجویز یہ ہے کہ حکومت وقت ایک سال میں سارے پیسے اس کو دے دے۔

Mr. Presiding Officer: That is a suggestion to be noted. Supplementary Mr. Mukhtar Ahmed.

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان۔ جناب میرا سوال یہ ہے کہ تحصیل تنگی چارسدہ میں There کون سے محکمے کے ہیں جو کہ defence are defence, there are some persons I don't know سے تعلق رکھتے ہیں وہ وہاں پر زمین سے لوگوں کو بے دخل کر رہے ہیں، کوئی strip بنا رہے ہیں، کچھ Cantonmentsبن رہے ہیں پتا نہیں چل رہا، کون یہ بنا رہا ہے۔ We like these people to tell us کہ یہ کون کر رہے ہیں identity کا بھی پتا نہیں چلتا ہے۔ آپ ادھر Revenue department سے پوچھیں تو کہتے ہیں کہ ہمیں پتا نہیں اور اس پر کام ہو رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میجر صاحب میں صرف ایک عرض کر دوں کہ اگر specific question کسی ایک جگہ کے متعلق ہو تو سپلیمنٹری relevant تب ہوتا ہے جب اسی کے متعلق سوال پوچھا جائے۔ اگر Cantonment کا لفظ آ گیا تو اگر ہم سارے Cantonment کے سوالات پوچھنا شروع کر دیں تو کچھ سوالات رہ جائیں گے اور بہت سی information ان کے پاس نہیں ہو گی۔

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد۔ جناب آپ کی بات درست ہے لیکن اتنا موقع تو ملتا نہیں ہے کہ سوال پوچھا جائے وہ پورے سال میں کہیں ایک دفعہ آتا ہے یا نہیں آتا ہے there are so many questions تو ٹھیک ہے I agree with you اگر ان کو پتا ہو if the right person is here then I am sure they would oblige with these اب کم از کم اتنا تو یہ کریں ناں کہ پتا لگانے کی تو کچھ کوشش ہو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چیئرمین صاحب، نے کہہ دیا ہے کہ متعلقہ وزیر حاضر ہوں۔ مسٹر عاقل شاہ۔

سید عاقل شاہ: تمام منسٹریوں کے متعلق جو سوالات ہوں گے تو ان کے جوابات وٹو صاحب

دیں گے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: نہیں جناب، اب صورت یہ ہوئی ہے کہ اتفاق سے جن وزراء صاحبان کے آج سوالات تھے وہ سارے کسی نہ کسی مجبوری کی وجہ سے اسلام آباد سے باہر ہیں۔ چونکہ وہ اسلام آباد میں نہیں تھے۔ میں تو بہت سارے دوستوں کو درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے کچھ بوجھ بانٹ لیں لیکن جب مجبوری ہو تو میں تو بہرصورت حاضر ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میاں صاحب، چیئرمین صاحب نے بھی فرمایا ہے اور آپ نے reaction of the House بھی دیکھا ہے۔ یہ ردعمل آپ بھی روزانہ خود دیکھتے ہیں۔ آپ بھی شاید شدت سے محسوس کرتے ہوں گے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: میں بہت محسوس کرتا ہوں اور ان سے درخواست کرتا ہوں کہ فاضل ارکان کی خاص طور پر کوشش یہ ہوتی ہے کہ متعلقہ وزیر خود ہوں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ متعلقہ وزیر جو ہوتے ہیں وہ پالیسیوں کو زیادہ گہرائی کے ساتھ جانتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کو بھی شاید معلوم ہے کہ سابقہ ادوار میں یا سابقہ وقتوں میں جب بھی منسٹر صاحبان کا کبھی question hour ہوتا تھا تو وہ اپنی تمام مصروفیات ترک کرکے ہاؤس کی کارروائی میں شمولیت کو پہلی ترجیح دیتے تھے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: میں جناب آپ کے اس ارشاد کو بالکل درست سمجھتا ہوں اور اکثر یہی صورت ہوتی تھی۔ میں اپنے ساتھیوں سے درخواست کروں گا کہ وہ پوری کوشش کریں کہ اس ایوان میں حاضر رہیں۔

سید عاقل شاہ: جناب چیئرمین! ۶، ۶ مہینے کے بعد یہاں پر سوال آتا ہے اور منسٹر صاحب نہیں ہوتے۔ تو پھر اس ہاؤس کا کیا مطلب ہے۔

Mr. Presiding Officer: You are right. I agree with you.

سید عاقل شاہ: وٹو صاحب پر بہت زیادہ بوجھ ہے۔ وٹو صاحب کے over worked ہونے پر مجھے افسوس ہوتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرا خیال ہے کہ وٹو صاحب کے over worked ہونے کا

نوٹس راجہ صاحب کو اور سرتاج عزیز کو دلا دیتے ہیں۔ Next question is No. 98,Mr. Ghulam Qadir Chandio.

98. ***Mr. Ghulam Qadir Chandio:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether is a fact that land of Railway station Sakrand, District Nawabshah, Sindh, has been occupied illegally, if so, its details; and

(b) the action taken/being taken by the Government against the illegat occupants?

Minister for Railways: (a) Yes, 5.32 acres of Railway land at Sakrand Railway Station has been unauthorisedly occupied as per details given below :-

Description	No. of Encroachments	Area (Sq.Ft.)
Katcha/pucca houses	108	1,90,274
Cultivation/Sarkanda Walls	23	41,506
Total :	131	2,31,780
		(=5.32 Acres)

(b) Railway Administration is making all possible efforts to remove the encroachment. Since Law and Order is involved, assistance of Civil Administration/Police is necessary. During a recent campaign encroachment on 1.5 acres of Railway land has been removed. For retrieval of remaining encorached area, Railway Divisional Administration is seeking assistance of Civil Administration/Civil Police.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سپلیمنٹری سوال۔ جی حافظ فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد: جناب چیئرمین! یہاں پر جو figure اور تعداد دی گئی ہے قابضین کی اور

قبضہ شدہ زمین کی تو بندہ حیران ہو جاتا ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ آیا حکومت اس قبضے کے سدباب کے لئے کوئی باقاعدہ ایک مضبوط اور مستحکم پالیسی رکھتی ہے۔ یہ تو روزمرہ اس طرح قبضے ہوتے جاتے ہیں پھر ان کو ڈھیل دی جاتی ہے پھر وہ اس پر مکانات بنا لیتے ہیں۔ بڑی بڑی رقم اس پر خرچ کر لیتے ہیں۔ ۱۰، ۲۰، ۳۰ سال تک ان کو وہاں پر چھوڑ دیا جاتا ہے پھر کبھی ان پر نزلہ گر جاتا ہے۔ ان کے سارے مکانات ہوتے ہیں تمام مکانات کو گرا دیتے ہیں۔ ان کے لئے بھی مصیبت ہے اور حکومت کے لئے بھی مصیبت ہے۔ کیا وزیر موصوف صاحب اس بارے میں کوئی واضح اور مستحکم پالیسی بتا سکیں گے کہ اس کے بارے میں انہوں نے کیا پالیسی بنائی ہے کہ آئندہ کے لئے کوئی اس قسم کے ناجائز قبضے نہ کریں اور بااثر افراد خصوصاً جو اس طرح کر لیتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر برائے پارلیمانی امور۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو: جی ناجائز قبضوں کے خلاف کارروائی شروع کر دی گئی ہے اور یہ 5.32 ایکڑز ہیں جہاں پر لوگوں کا ناجائز قبضہ تھا ان سے کوئی ایک ایکڑ سے زیادہ رقبہ فارغ بھی کروا دیا گیا ہے۔ مزید اقدامات اس سلسلے میں کئے جا رہے ہیں۔ انتظامیہ کے تعاون سے مزید اقدام بھی کئے جا رہے ہیں اور انشاء اللہ یہ کوشش کی جائے گی کہ سارا رقبہ ان کے قبضہ سے نکال دیا جائے۔ میں نے اس کے علاوہ محکمے کو یہ ہدایت کی ہے کہ اس سلسلے میں چونکہ صوبائی حکومتوں کی مدد کی بھی ضرورت ہے تو میں نے انہیں یہ کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں اقدامات کریں اور فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ہدایات تمام صوبوں کو دی جائیں کہ ان کی مقامی انتظامیہ محکمہ ریلوے کے ساتھ تعاون کرے تاکہ ناجائز قبضوں کو روکا جائے۔

Mr. Hussain Shah Rashidi: What other actions are you proposing to take for the land which is still under encroachment?

میاں محمد یسٰین خان وٹو: یہ جناب سکرنڈ ریلوے جو ہے یہ سکرنڈ نواب شاہ علاقے میں ہے یہ feederline ختم کر دی گئی تھی اور یہ جولائی 1991 میں on the closure of this section in July 1991 only helping staff was detained to look after the railway stations structure and installation. Encroachment started taking place after the closure of the section. About 5.23 acres of railway land was under unauthorized occupation.

It has been from very long period in the shape of kacha pakka structures and cultivation.

For removal of encroachment on railway line, the only remedy available with the railway administration is The Central Government Land and Building Recovery of Possession Ordinance 1955 as amended in 1984. This Ordinance does not provide any effective penal clause to handle the encroachers.

The jurisdiction of railway police is restricted within station limits. Therefore, the assistance of civil administration and civil police is required to remove the encroachment and tackle the law and order situation. However, due to their pre-occupation, their assistance is seldom made available. For ineffective control and management of railway line and to preventing from encroachment, therailway administration has taken the following steps steps :

1- Special Railway Magistrates Encroachments have been posted on the division. This has helped in the effective control over the encroachment on the system.

2- Amendment of the relevant section of the Railway Act of 1890 and some sentences have been enhanced, the menace of the encroachment on the railway line has been controled to a great extent.

3- To meet any accident inside during the encroachment removal operation, the assistance of civil administration and the civil police is necessary as the jurisdiction of railway police is restricted within the station limits.

4- Railway administration at top level and also at the local level has approached the civil administration seeking their timely assistance for removal of encroachment.

5- Instructions have also been issued to the Divisional

Superintendents to direct the field staff to keep watch in their respective jurisdiction while on line in regard to any attempt of encroachment and to take prompt action for their removal.

6- During recent campaign of removal of encroachement from ...

Mr. Presiding Officer : It is a very lengthy answer.

یہ ان کے سوال کا comprehensive جواب ہے میرے خیال میں۔ جناب عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی : میرا سپلیمنٹری سوال ، پھر آپ کہیں گے کہ یہ سیکرنڈ کا مسئلہ ہے اور میں حویلیاں کی بات کر رہا ہوں۔ پہلے ہماری لاہور میں میٹنگ ہوئی تھی تو وہاں پر 60 دکانیں ریلوے کی زمین پر بنائی گئی ہے اور وہاں سیکرٹری ریلوے نے یہ یقین دلایا تھا کہ ہم بہت جلد اس کو remove کریں گے ابھی تک وہاں پر قبضہ اسی طرح ہے۔ آیا یہ ریلوے کی زمین جن قابضین کے پاس ہے اس کو نیلام کرنے کی اس حکومت کے پاس کوئی تجویز ہے تاکہ حکومت کے پاس پیسہ بھی آئے اور جان بھی چھوٹے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : unauthorised occupant کے متعلق ، unauthorised occupant کے پاس جو زمین ہے وہ نیلام کرنے کا کوئی پروگرام ہے۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو : جناب والا! اس سلسلے میں حکومت کی ایک تجویز ہے جس کے لئے ایک کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے۔ تو وہ ساری جگہوں کو دیکھ رہے ہیں لیکن encroached زمین ہے، مخالف قبضہ ہے تو اس کی قیمت کیا کوئی دے گا۔ encroachment ہٹا کر پھر ان کو نیلام کرنے کی سکیم ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : مسٹر رضوی۔

جناب کمال احمد رضوی : شکریہ جناب چیئرمین، یہ نواب شاہ میں جو encroachment کا جواب دیا ہے ، میں یہ پوچھنا چاہوں گا ، انہوں نے جواب میں یہ لکھا ہے کہ جو لائن ، آگے جا کر جواب میں انہوں نے دیا ہے کہ since law and order situation in home assistance of civil administration/police is necessery to get it specially vacated میں یہ کہنا چاہوں گا چیئرمین صاحب کہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ پولیس جو ہے وہ literally ملوث ہوتی ہے encroachment

کروانے کے اندر بلکہ لوگوں کو لا کر encroach کرواتی ہے later on they dispose of these land accordingly تو اگر کوئی اور طریقہ ہے some other methods should be adopted کیونکہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے پاکستان کے اندر۔ کہ specially the cities are facing these problems , people come and encroach these lands پولیس کو اگر آپ ہٹانے کے لئے اور کروانے کے لئے آپ رکھیں گے تو this is not on you, you must adopt other methods of giving these lands which belong to the Government. اور کروڑوں روپے کی زمینیں یہ ہیں جو باقاعدہ پولیس encroach کرواتی ہے۔

Mr. Presiding Officer : What is the supplementary.

Mr. Kamal Ahmed Rizvi : Minister may tell me

کہ اور کون سے methods ہیں جو adopt کئے جا سکتے ہیں' except involving the police to get these land vacated

میاں محمد یسٰین خان وٹو : جناب والا! اس کے لئے جو process ہے ان کو نوٹس دیا جاتا ہے ، کہ اتنی دیر میں ان کو خالی کردیں۔ نہیں خالی کرتے تو پھر ان سے زبردستی خالی کرائی جاتی ہے اس وقت لاء اینڈ آرڈر کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ اس وقت پولیس کی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اگلا سوال مسٹر صفدر علی عباسی۔ سوال نمبر ۹۹۔ سپلیمنٹری۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ کوئی ضمنی سوال ہے۔ جی صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : سر وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے ، میرا سوال جناب لاہور ائیرپورٹ کے بارے میں ہے ' اس کی ٹوٹل کاسٹ ، جو نیا ٹرمینل بنایا جا رہا ہے لاہور میں اس کے بارے میں سوال تھا اس کی کل قیمت بتائی گئی ہے 10.3 بلین جس میں سے لوکل component جو ہے وہ 4. 9 بلین کا ہے تقریباً پانچ ارب کا اور 119 ملین ڈالر۔ جناب میرا سوال وزیر صاحب سے یہ ہے کہ موجودہ اقتصادی صورت حال میں کیا وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ایسے پراجیکٹ کی پاکستان کو بالکل ضرورت نہیں ہے ۔ ڈیویلپمنٹ پاکستان میں بالکل ہونی چاہیئے لیکن اس صورتحال میں جہاں پر پہلے ہی ایک ائیرپورٹ موجود ہے تو اس میں کیا ضرورت پڑی ہے کہ آپ دس ارب روپے کے مزید اخراجات کریں۔ اور اس میں 119 ملین ڈالر foreing exchange involved ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب والا! انسانی زندگی کی ضروریات بیک وقت چل رہی ہوتی ہیں، تعلیم کی بھی ضرورت اسی وقت ہے۔ ہوائی جہاز کے سفر کے مراعات کی بھی اسی وقت ضرورت ہے۔ ہسپتالوں کی بھی اسی وقت ضرورت ہے اور علی ہذالقیاس زندگی کی تمام ضروریات بیک وقت چل رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے ان ساری چیزوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ جو مسئلہ چونکہ یہ بھی آپ کی زندگی کا ضروری اور اہم حصہ ہے اس لئے یہ کارروائی کی گئی ہے باقی سارے حالات آپ کے سامنے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی قائم علی شاہ صاحب۔

سید قائم علی شاہ : اس میں لکھا ہے کہ 10 ملین روپے کا foreign exchange component ہے تو یہ فنانس کون کر رہا ہے کیا terms and conditions ہیں۔ foreign exchange کہاں سے آرہا ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : یہ ذرا سوال دہرادیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : یہ terms and conditions کیا ہیں ' foreign exchange کہاں سے آئے گا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : میں عرض کرتا ہوں جی کہ اس میں ایک جرمنی کی فرم ہے وہ کر رہی ہے، یو کے کی فرم ہے وہ کر رہی ہے، نیدر لینڈ کی فرم ہے، جاپان کی فرم ہے یہ فرمیں کر رہی ہیں۔ ویسے وہ فرمیں ہمیں فنانس کر رہی ہیں ان کی فنانس کا amount بھی دیا ہوا ہے امریکن ڈالر میں اگر وہ چاہیں تو میں اس کی تفصیل بھی بتا سکتا ہوں۔

سید قائم علی شاہ : اس کی تفصیل ہمیں بتائیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : میں عرض کرتا ہوں کہ ایک ہرمز کمپنی جرمنی کی ہے، وہ کر رہی ہے ' ECGD ہے یو کے کی وہ فنانس کر رہی ہے، NCM ہے نیدرلینڈ کی وہ فنانس کر رہی اور M.V. Nishow Iva ہے جاپان کی یہ کمپنیاں کر رہی ہیں کنشورشیم ہے۔ جو prime contractor for the project ہے یہ Greek company ہے۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Taj Haider.

جناب تاج حیدر۔ یہ کوئی financing consortium نہیں ہے ، this is a supplier consortium اور supplier اپنے rate پر ، اپنی terms and conditions کے اوپر foreign exchange لا رہے ہیں جو کہ competitive bidding کی spirit کی صریحاً خلاف ورزی ہے کہ اگر یہ چیز چاہئیے تو میں اس کا کوئی بھی rate لگا کر آپ کو foreign exchange suppliers کے rate پر لا دوں گا اور کوئی بھی rate لگا کر اس کو بیچ سکتا ہوں۔ ہمیں یہ چاہئیے کہ کوئی financial bank یا کوئی financing agency ہو جو پیسہ دے ۔ اس پیسے کے تحت پھر competitive bidding ہو جس میں مختلف کمپنیاں participate کریں ، اس میں جو lowest ہو اس کو وہ order دے دیا جائے ، اس financial agency کو دے دیا جائے ۔ یہ طریقہ بالکل غلط ہے اور میں کہنا نہیں چاہتا لیکن اس سے کسی نہ کسی under hand dealing کی بو آتی ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! یہ درست نہیں ہے ، تمام process کو ، بالکل واضح طور پر process کیا گیا ہے اور اس کے بعد یہ ساری کارروائی ہوئی ہے۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Shafqat Mehmood.

جناب شفقت محمود۔ جو ڈاکٹر صفدر عباسی نے پہلے question اٹھایا تھا میں اس میں تھوڑی سی variation کرتا ہوں ۔ یہ opportunity cost کی بات ہے ، 103 کروڑ روپیہ اس Terminal پر لگ رہا ہے اور یہ 103 اس وقت لگ رہا ہے جب ہمارے اقتصادی حالات بہت ہی برے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ جس وقت کراچی اور باقی جگہوں پر جہاں social welfare کی اتنی ضرورت ہے ، اس پیسے کو اس اقتصادی صورت حال میں لاہور Terminal پر کیوں لگایا جا رہا ہے۔ ذرا بتائیں۔

Mr. Presiding Officer: Yes, please.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔جناب والا ! ترجیحات مقرر کرنے میں اختلاف ہو سکتا ہے اور دلیل دے سکتے ہیں لیکن جب ایک project finalize ہوتا ہے تو وہ بہت سارے مراحل سے گزر کے آیا ہوتا ہے اور بہت ساری اس میں thinking , بہت ساری working ہوتی ہے اور ان پر عمل ہو کے کوئی چیز process ہو کے یہاں آتی ہے اور ایک دن میں نہیں آ جاتی ۔ اس میں کئی دفعہ کئی کئی سال لگ جاتے ہیں ۔ تو یہ پورا process ہونے کے بعد اسے کیا گیا ہے۔ میں نے یہ عرض کیا کہ ترجیحات کے بارے میں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن اپنی جگہ پر اس کی اہمیت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ

زندگی کے سارے مسائل پر آپ نے بیک وقت توجہ دینی ہوتی ہے۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Paracha.

جناب احسان الحق پراچہ۔ مہربانی جناب چیئرمین۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جی اس tender کے لئے کتنی firms نے participate کیا اور second lowest firm کونسی تھی۔ میرا دوسرا سوال ہو گا کہ built, operate, transfer کے اصول پر یہ contract دیا گیا تو contractor یا consortium کتنا amount finance کر رہے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میرے خیال میں سرتاج عزیز صاحب Finance Minister رہے ہیں، وہ توجہ سے جواب دے سکیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Yes, please.

جناب سرتاج عزیز۔ جناب چیئرمین! میرے خیال میں یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اگر Defence کی committee اس کو دیکھے تو بڑا اچھا ہو گا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے، یہ tender پچھلی حکومت کے دوران ہوا تھا اور اس وقت اس company کے ساتھ negotiations ہو رہی تھیں۔ اب جو contract allocate کیا گیا ہے، وہ اس قیمت سے جو اس وقت تھی 20, 25% کم پر کیا گیا ہے اور اس میں زیادہ تر self-financing ہے۔ گورنمنٹ نے صرف پیسے واپس کرنے کی guarantees دی ہیں اور وہ خود ہی اپنے charges collect کر کے دے گا یعنی بجٹ سے اس پر اثر نہیں ہو رہا۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ میرے سوال کا جواب incomplete دے رہے ہیں جناب وزیر صاحب۔

(مداخلت)

جناب سرتاج عزیز۔ اس کو پھر defer کرادیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ پراچہ صاحب یہ تو بہت ہی لمبا جواب ہو گا، سوال بھی لمبا ہے، جواب بھی لمبا ہو گا۔ اس پر terms and conditions تو بے شمار ہوتی ہیں۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ یہ supplementary بالکل متعلقہ ہے جی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ وٹو صاحب بے چارے پر بہت بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ نہیں، اب تو بانٹا گیا ہے۔ پراچہ صاحب۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ اس کا جواب تو دے دیں یا پھر اس کو postpone کریں یا اس کو defer کریں جناب۔

Mr. Presiding Officer: The answer to this is deferred.

بلیدی صاحب ایک question پوچھنا چاہتے ہیں تو یہ سوال تو defer ہو گیا۔ تو پھر اگلی دفعہ پوچھ لیجئیے گا۔ جی فرمائیے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میرا سوال یہ ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں ائرپورٹ کی ضرورت ہے لاہور میں تو بلوچستان میں کوئٹہ کا جو ائرپورٹ ہے وہ دارالخلافہ ہے بلوچستان کا وہاں ابھی تک Night Landing کی سہولت نہیں ہے۔ تو کیا ایک صوبہ ہونے کے باوجود بھی وہاں یہ کرم نہیں فرمائیں گے کہ لاہور چونکہ نواز شریف کا اپنا شہر ہے اتنی کثیر رقم وہاں خرچ کر رہا اور ہمارے بلوچستان میں جتنے بھی ائرپورٹ ہیں وہاں کوئی شیڈ نہیں ہے، سایہ نہیں ہے، وہاں کوئی سامان نہیں ہے، تو وہاں بھی حکومت کی کوئی منصوبہ بندی ہے کہ وہ بلوچستان کو بھی کبھی یاد فرمائیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وٹو صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: یقیناً" اس طرف بھی توجہ دی جا رہی ہے۔

Mr. Presiding Officer: Answer to this question has been deferred. Yes please.

سید عاقل شاہ: جناب بات یہ ہے کہ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ کروڑوں روپے حکومت کی جانب سے لاہور ائرپورٹ کی توسیع پر خرچ کئے جا رہے ہیں۔ جناب اب ایسے بھی شہر ہیں جہاں پر ائرپورٹ کیضرورت ہے مثلاً" سیالکوٹ ہے there are main foreign exchange earners یا ایبٹ آباد ہے اب چترال میں آپ کے فوکر علاوہ کوئی بڑا جہاز لینڈ نہیں کرسکتا۔ تو اتنے پیسے جو لاہور ائرپورٹ پر لگائے جا رہے ہیں تو یہ چھوٹے ائرپورٹ کیوں نہیں بناتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وٹو صاحب

میاں محمد یٰسین خان وٹو: ان پر بھی جناب توجہ دی جا رہی ہے ہر ایک پر۔ سیالکوٹ پر

بھی ایک سوال ہے اس کے بارے میں کارروائی کی جا رہی ہے اب ایبٹ آباد پر آپ سوال دے دیں اس کا بھی جواب دے دیں گے۔ سیالکوٹ کا سوال تھا اور اس کا جواب دیا گیا ہے۔

+*100 . *Syed Abid Hussain Al-Hussaini : Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the total number of aircrafts in PIA's fleet and the dates on which these aircrafts came into operation; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to replace some of the aircrafts, if so, its details?

Minister Incharge for Defence : (a) The total number of aircraft in PIA fleet are 47. The dates of start of operation in PIA for each air craft are listed below:-

Sl. No	*A/C make and Registration*	*Date of Operation in PIA*	
	B747-200		
1.	AP-AYV	May,	76
2.	AP-AYW	July,	76
3.	AP-BAK	July,	79
4.	AP-BAT	March,	80
5.	AP-BCL	December,	85
6.	AP-BCM	May,	86
7.	AP-BCN	September,	86
8.	AP-BCO	November,	86

+[All the remaining questions and answers are taken as read except the deferred ones, and placed on the table of the House.]

	A3000-B4		
1.	AP-BAX	March,	80
2.	AP-BAY	March,	80
3.	AP-BAZ	April,	80
4.	AP-BBA	August,	80
5.	AP-BBM	August,	83
6.	AP-BBV	June,	84
7.	AP-BEY	May,	93
8.	AP-BCJ	May,	85
9.	AP-BEL	May,	93
10.	AP-BFL	January,	97
	A310-300		
1.	AP-BDZ	June,	91
2.	AP-BEC	July,	91
3.	AP-BEC	September,	91
4.	AP-BEG	September,	91
5.	AP-BEQ	December,	93
6.	AP-BEU	May,	94
	B737-300		
1.	AP-BCA	June,	85
2.	AP-BCB	June,	85
3.	AP-BCC	June,	85
4.	AP-BCD	June,	85
5.	AP-BCE	June,	85
6.	AP-BCF	June,	86

	B-707 (Freighter)		
1.	AP-AXG	December,	70
2.	AP-BBK	December,	82
	Fooker F-27		
1.	AP-ALW	October,	61
2.	AP-ATU	July,	65
3.	AP-AUR	September,	66
4.	AP-AXB	April,	73
5.	AP-BAL	January,	79
6.	AP-BAO	June,	79
7.	AP-BCT	July,	86
8.	AP-BCZ	September,	87
9.	AP-BDB	January,	88
10.	AP-BDP	November,	89
11.	AP-BDQ	December,	89
12.	AP-BDS	February,	90
13.	AP-BDR	May,	90
	Twin Otter DHC-6		
1.	AP-BCG	February,	85
2.	AP-BCH	February,	85

(b) Replacement of Boeing 747-200 aircraft is under consideration. The detailed technical and economic studies are being carried out to select a suitable replacement aircraft. F-27 aircraft are also planned to be repaced with new generation turboprop aircraft.

101. *Syed Abid Hussain Al-Hussaini: Will the Minister for

Kashmir Affairs, Northern Affairs, States and Frontier Regions be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to construct gravity schemes for the supply of drinking water in different villages of Kurram Agency, if so, its details?

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majeed Malik : Yes. There is a proposal to construct five gravity flow based water supply schemes in Khurram Agency in the ADP 1998-99. Presently details of these schemes are not available as the project documents are under preparation.

102. ***Mr. Sajid Mir:** Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state the number of persons serving on contract basis PTV and their total monthly emolunments ?

Mr. Mushid Hussain : 12 persons are serving on contract basis in PTV. Information regarding their monthly emoluments is given at Annexure-'A'.

LISTS OF PERSONS WORKING ON CONTRACT BASIS

Sl./No.	Name	Designation	Monthly Emoluments
1.	Mr. Yousaf Baig Mirza	Managing Director	Annexure-B
2.	Mr. Azhar Lodhi	Consultant News/ Current Affairs	Annexure-C
3.	Miss Farhana Aziz	Controller Presentation and Graphics	Annexure-D
4.	Mr. Zia-ud-Din Butt	Senior News Editor	Rs.10,900/=
5.	Mr. Shoukat Babar Virk	Producer Current Affaris	Rs. 6,281/=

6.	Muhammad Salamat	Security Assistant	Rs. 4,799/=
7.	Khalid Dad	Driver	Rs. 3,199/=
8.	Shahid Mahmood	Technical Helper	Rs. 2,996/=
9.	Dilawar Masih	Sanitary Worker	Rs. 2,942/=
10.	Abdul Aziz	Sanitary Worker	Rs. 2,942/=
11.	Ghulam Hussain	Mali	Rs. 2,942/=
12.	Muhammad Iqbal	Security Guard	Rs. 2,942/=
13.	Said Muhammad	Security Guard	Rs. 2,942/=
14.	Muhammad Rahim	Security Guard	Rs. 2,942/=

Annexure-"B"

CONSOLIDATED EMOLUMENTS & PRIVILEGES OF MR. YOUSAF GAIG MIRZA

a)	Fixed Salary	-Rs. 50,000/= P.M.
b)	Unfurnished house provided with a rental ceiling upto	-Rs. 30,000/= P.M.
c)	House to be furnished upto	-Rs. 200,000/= one time.
d)	Car	-A company maintained chauffeur driven car with petrol.
e)	Entertainment	-As entitled to the MD PTVC in M-I (Rs. 650.00 P.M.)
f)	Utilities	-As per actual.
g)	Residential telephone	As entitled to MD PTVC in M-I (No limit excluding

personal (overseas calls)

h) Medical facilities -To self and farily as per PTVC rules.

i) TA/DA -As entitled to MD, PTVC in M-I as per rules (as admissible to a civil servant of highest grade)

j) Economy class air ticket for self and family for joining the assignment from U.K to Pakistan and form Pakistan to U.K on relinquishment of the job.

k) Leave -As per PTV Revised leave Rules.

l) Other perquisites -As entitled to an M-I Grade Office

i) PERSONAL STAFF SUBSDY

Rs. 1600/= P.M. - 300/= Adhoc relief

ii) SENIOR POST ALLOWANCE

Rs. 800.00 per month

iii) PERQUISITES

Two A.C. & one refrigerator or Rs. 750/= P.M. if own appliance used

ANNEXURE-' C'

CONSOLIDATED EMOLUMENTS & PRIVILEGES OF MR. AZHAR LODHI

a) PAY

Rs. 9720/= per month

b) PERQUISITES

i) Residential Accommodation

Upto a maxium of rental ceiling of Rs. 9420/= per month or house rent allowance at the rate of 50% of his progressive basic pay as on 20.03.1998

ii) Entertainment Allowance

Rs. 400/= (fixed) per month

iii) Daily Allowance during duty out of Headquarters

As Admissible to a Civil servant of highest grade.

iv) Orderly Allowance

Rs. 1300/= per month

v) Cost of Living Allowance

Rs. 680/= per month

vi) Transpor

Free use of a PTV Car without chauffeur, petrol limit of 235 liters per month

vii) Medical Facilities

Free treatment for self and family including dental care

viii) Leave

As per Government leave Rules

ix) Other Perquisites

- One Airconditioner or One Refrigerator or Rs. 300/= per month
- Electricity, gas and water charges Rs. 400/= per month

x) Telephone at Residence

1600 Telephone Calls per month excluding personal overseas calls.

ANNEXURE- ' D '

CONSOLIDATED EMOLUMENTS & PRIVILEGES OF MISS FARHANA AZIZ

i)	Basic Pay in Pay Group-9		
	Pay Scale of Rs. 7385-439-12653		Rs. 12653/= per month
ii)	House Requisition	At Islamabad	
			Rs. 8250.00 per month
			At other Cities
			Rs. 7320.00 per month
iii)	Reimbursement of Cost of Petrol in respect of official vehicle-80000 Car (200 litres @ Rs. 18.91 per litre)		Rs. 3782.00 per month
iv)	Cost of Living Allowance		7% of the progressive basic pay
v)	Reimbursement of Sui Gas Electricity & Water Charges		Rs. 858.00 per month
vi)	Reimbursement of entertainment expenses:		
		At Office	Rs. 280.00 per month
		At Residence	Rs. 600.00 per month
vii)	Telephone Calls		Office:
			2500 STD Calls P.M.
			Residence :
			1000 STD Calls P.M.
viii)	Newspapers & Magazine		Two news papers daily

103 . ***Syed Abid Hussain Al-Hssaini**:Will the Minister for Kashmir Affair, Northern Affairs, States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the criteria adopted for recruitment in Kurram Levy Force; and

(b) whether non-local can be recruited in the said Force, if not, the reasons for recruiting persons belonging to other agencies and Afghan Refugees in the said force ?

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majeed Malik : Some information/clarification has been sought from the Provincial Government of NWFP and their reply in the matter is awaited. As soon as the reply is received it will be placed on the floor of the House.

104. ***Dr. Abdul Hayee Baloch** : Will the Minister for Defence be pleased state:

(a) whether it is a fact that the land has been acquired for the contruction of Airport at Sialkot, if so, its location and cost; and

(b) the reasons for not constructing the said airport so far and the time by which it will be constructed ?

Minister Incharge for Defence: (a) Civil Aviation Authority (CAA) has already selected/earmarked land measuring 1000 acres near Sumbrial for construction of an International Airport at Sialkot. The estimated cost for acquisition of this land is Rs. 265 million (Cost of land Rs. 230 M + Acquisition charges Rs. 35 M).

(b) CAA could not undertake the project earlier because of its other important commitments and financial constraints. As per Prime Minister's directive the construction of this airport is required to be completed within a period of two years, preferable 20 months.

CAA has already invited expression of interest and the project will be

implemented after acquistion of land.

105. *Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister for Railways be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to privatise railways, if so, its details ?

Minister for Railways : (1) There is a proposal for privatising the Railways.

(2) Pakistan Railways Management has been restuctured into 3 core independent Business Units---each under a separate Managing Director. These Business Units are Infrastructure Business Unit, Passenger Business Unit and Freight Business Unit.

The non-core activities together with ancillary services have been trnsferred to Railway Re-settlement Authority under a separate Managing Director. The Authority has been manadated for disposal of these non-core activities and divesting the ancillary services and settlement of redundant/surplus P.R. Labour, payment of P.R. debits and pension to P.R. employees while funding for the authority shall be the obligation of Government of Pakistan. The 3 business units are to stand alone and will have their independent profit and loss accounts and balance sheets like any corporate commercial entity. These 3 Business Units are to be incorporated and ultimately privatized in due course of time. Privatization Commission has been mandated for their privatization.

106. *Haji Sakhi Jan : Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs, States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether it is a fact that only five seats have been reserved for

FATA in each Medical College being established in D.I. Khan and Swat; NWFP; if so; its reasons;

(b) whether there is any proposal under consideration of the government to reserve quota in these Colleges on the Pattern of Khber Medical College and Ayub Medical College ?

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majed Malik : The two new Medical Colleges namely Gomal Medical College, D.I. Khan and Saidu Medical College, Swat will start function during the academic session 1998-99 with initial entry of 50 students each. No reserve seats for any category has been allocated in these two neew Medical Colleges. However, all seats have been kept open for admission to FATA students as well.

107. *Mr. Saifullah Khan Paracha : Will the Minister for Railway be pleased to state :

(a) the details of railways quarters and houses in Quetta indicating also the covered areas ;

(b) the details of these quarters and houses subletted to those who are not employees of Railways; and

(c) the details of the quarters and houses in occupation of retired Railways employees who are not entitled under the Railways Rules ?

Minister for Railways : (a) The details of Railway quarters and houses in Quetta are as under :-

	No. of quarters/ houses	Total Covered areas
(i) Class-IV staff quarters	1256	4,96,612 sft.

(ii) Class-III staff quarter	869	9,50,761 sft.
(iii) Officer's Bungalows	33	1,46,954 sft.
Total:	2158	15,94,327 sft.

(b) The details of quarters and houses subletted to outsiders are as under:-

(i) Class-IV staff quarters	261	1,15,884 sft.
(ii) Class-III staff quarters	12	23,760 sft
(iii) Officer's Bungalows	1	3,560 sft.
Total:	274	1,43,204 sft.

(c) The details of quarters and houses in occupation of retired railways employes are as under :-

(i) Class-IV staff quarter	20	8,800 sft.
(ii) Class-III staff quarter	2	3,960 sft.
(iii) Officer's	1	2,460 sft.
Total:	23	15,300 sft.

108. *Mr. Saifullah Khan Paracha : Will the Minister for Defence be pleased to refer to the supplementary questions to the Senate starred question No. 4 replied on 1st October. 1998 and state :

(a) the details of the proposal under consideration of the Government to allow conncession in air fare to the senior citizens ; and

(b) the time by which this concession wil become applicable ?

Minister Incharge for Defence : The requiste information is being collected and will be placed before the House on next rota day.

109. *Mr. Saifullah Khan Paracha : Will the Minister for Defence

be pleased to state:

(a) the details of the expenditure incurred on PIA Kitchen during 1997-98 ;

(b) the details of expenditure incurred on food served for first class, Club class and Economy passenger within Pakistan during the said year, separately ;

(c) the details of the complaints received PIA for bad food served by PIA to passengers travelling within Pakistan and abroad, separately, during that year ; and

(d) the estimated saving for PIA if only tea and water are served to the passengers ?

Minister Incharge for Defence : The requisite information is being collected and will be placed before the House on next rota day.

110. *Haji Javed Iqbal Abbasi : Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state :

(a) the names of bidders who submitted tenders for the collection of licence fee for TV, VCR and Dish Antenna for the year 1989-99 indicating also the rate of each tender with province-wise break-up ; and

(b) the name of firm which has been awarded the said contract ?

Mr. Mushahid Hussain : (a) The names of bidders and areas alongwith amount of bids are as follows :-

Sr. No.	Name of Party	Zone	Amount of Bid (Rs.)	Conditions of Tender documents
1.	M/s. S. Tasneem Hussain Naqvi, Lahore.	Islamabad	7,000,000.00	Fulfilled.
		Lahore Division and rest of Punjab.	60,000,000.00	
2.	M/s. Muhammad Aslam Khan Niazi.	Lahore Division.	21,800,000.00	Not fulfilled.
3.	M/s. Khyber Corp., Peshawar.	NWFP	15,122,222.00	Fulfilled.
4.	M/s. Muhammad Yousaf, Rawalpindi.	Islamabad.	6,420,000.00	Fulfilled.
5.	M/s. Excell Services, Sargodha.	Rest of Punjab. (Khushab District).	2,200,000.00	Fulfilled.
6.	M/s. Mir Afzal and Brothers, Abbottabad.	Islamabad and and NWFP.	31,313,313.13 55,555,555.36	Not fulfilled.
7.	M/s. Research and Collection Services, Karachi.	Karachi Division.	110,500,000.00	Fulfilled.
		Rest of Sindh	28,600,000.00	
		Islamabad	11,500,000.00	
		Lahore Division	59,100,000.00	
		Rest of Punjab.	152,000,000.00	
		N.W.F.P.	14,300,000.00	
		Balochistan Province	4,000,000.00	
		Total :	380,000,000.00	Fulfilled
8.	M/s. Rajgan Station International, Islamabad.	Islamabad	27,226,192.50	Not fulfilled.

(b) The contract has been awarded to the "Consortium", formed by M/s. Research and Collection Services (Pvt.) Limited, Habib Bank Limited and SMS Courier Services.

(b) The contract has been awarded to the "Consortium", formed by M/s. Research and Collection Services (Pvt.) Limited, Habib Bank Limited and SMS Courier Services.

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

22. **Mr. Saifullah Khan Paracha :** Will the Minister for Defence be pleased to state whether the MNAs and Senators are entitled to get free medical treatment in CMH Hospitals, specially where no Federal Government Hospital exists, if so, the details of such free medical treatments ?

Minister Incharge for Defence: MNA and Senators are not entitled to get free medical treatment in Military Hospitals.

23. **Mr. Saifullah Khan Paracha :** Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) the places where PAF has meteorological observatories ; and

(b) the names of the districts in Pakistan where Pakistan Meteorological Department does not have meteorological observatories and the steps being taken by the Government for establishing such observatories in those district ?

Minister Incharge for Defence : (a) List of PAF meteorological observatories is at Appendix-A

(b) Names of districts where Pakistan Meteorological Department does not have observatories is at Appendix-A

The steps for expansion of meteorological observatories network could not be initiated due to paucity of funds. A phased program for setting up such observatories at suitable locations/districts is under consideration subject to

availability of funds.

Appendix-A

NAMES OF PLACES WHERE PAF HAS METEOROLOGICAL

OBSERVATORIES

(a) PAF Base, Peshawar

(b) PAF Base, Risalpur

(c) PAF Base, Minhas (Attock)

(d) PAF Base, Sargodha

(e) PAF Base, Chaklala (Rawalpindi)

(f) PAF Base, Masroor (Karachi)

(g) PAF Base, Faisal (Karachi)

(h) PAF Base, Kohat

(j) PAF Base, Samungli (Quetta)

(k) PAF Base, Rafiqui (Shorkot Cantt.)

(l) PAF Base, Mianwali

(m) PAF Base, Murid (Chakwal)

(n) PAF Base, Mirpur Khas

(p) PAF Base, Shahbaz (Jaccobabad)

(q) Army Aviation, Rahwali (Gujranwala)

Appendix-B

NAMES OF THE DISTRICTS WHERE METEOROLOGICAL OBSERVATORIES

DO NOT EXIST

FATA

Bajaur Agency

Mohammand

Khyber

Orakzai

North Waziristan

South Waziristan (Wana)

Malakand

N.W.F.P

Batgram

Kohistan

Nowshera

Mardan

Charsadda

Swabi

Bunir

Shangla

Lakimarwat

Tang

Hangu

Sindh

Malir

Thatta

Dadu

Khairpur

Mir Pur Khas

Nowshero Feroze

Shikarpur

Sanghar

Punjab

Attock

Chakwal

Mianwali

Dera Gahazi Khan

Bakhar

Leiah

Khanewal

Sahiwal

Toba Tek Singh

Gujranwala

Gujrat

Qasur

Vehari

Jhang

Muzaffargharh

Pak Pattan

Hafizabad

Mandi Bahauddin

Khushab

Sheikhupura

Narowal

Rajanpur

Lodhran

Okara

Balochistan

Nasir Abad

Kharan

Loralia

Pishin

Kohlu

Dadhar

Lasbela

Turbat

Dera Bugti

24. Mr. Saifullah Khan Paracha : Will the Minister for Railways be pleased to state :

(a) the historical details of the railway narrrow gauge project from Bostan railway station to Fort Sandeman railway station ;

(b) the details of the surveys done so far for converting the narrow gauge into broad gauge from Bostan railway station to Killa Saifullah railway station and for extending the track from Killa Saifullah to Loralai ; and

(c) the steps being taken to make the PC-I for the said project ?

Minister for Railways : (a) The Bostan-Khanai portion of Bostan-Muslim Bagh Section was originally a part of Broad Gauge Section from Sibi to Quetta via Harnai-Khanai and Bostan which was consturcted during the year 1887. The narrow gauge line from Khanai to Muslim Bagh was constructed

in 1917 as a siding of a private company and was acquired by the State in 1921. The narrow gauge line from Muslim Bagh to Killa Saifullah was constructed during the year 1927 and extend upto Zhob in 1929.

(b) Preliminary Engineering surveys were carried out during the year 1972-73 and 1978-79 to study the feasibility of conversion of Bostan-Zhob narrow gauge section to braod gauge section, but the proposal was not found commercially and economically viable. No survey was carried out for extension of track from Killa Saifullah to Loralai.

(c) No PC-I was prepared/or is under consideration at present.

25. **Mr. Saifullah Khan Paracha** : Will the Minister for Railways be pleased to state the historical details of railway project from Jacobabad to Sibi, to Bostan via Harnai and Sibi to Quetta via Mach ?

Reply not received.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Presiding Officer: Mr. Raza, please, Leave applications

قاضی محمد انور صاحب نے بعض پیشہ ورانہ مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ گیارہ نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میر طاہر بزنجو نے مورخہ سات نومبر تا حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب اکرم شاہ خان گزشتہ اجلاس کے دوران مورخہ سات تا نو اکتوبر اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب وقار احمد خان نے بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جسٹس ریٹائرڈ ڈاکٹر جاوید اقبال نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ گیارہ نومبر تا حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب شفقت محمود صاحب نے بعض ناگزیر وجوہات کی وجہ سے مورخہ دس نومبر کو ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگر آپ مناسب سمجھیں تو حافظ صاحب فرما رہے ہیں کمیٹی کی رپورٹیں lay کردیں۔ جی حافظ صاحب۔

CONDONATION OF THE DELAY IN THE PRESENTATION OF A REPORT

حافظ فضل محمد: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد ضابطہ کار و انصرام کارروائی سینٹ 1988 کے قاعدہ 171 کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت خون اور اجزائے خون کی محفوظ منتقلی کو منضبط کرنے کے بل (اسلام آباد محفوظ خون کی منتقلی کا بل 1996) پر مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کے عرصے میں تاخیر ہونے پر آج دن تک درگزر کیا جائے۔

Mr . Presiding Officer: The motion moved is that under sub-Rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of the report of the Standing Committee on the Bill to regulate transfusion of the safe blood and blood products (The Islamabad Transfusion of Safe Blood Bill, 1996) be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Next motion, please No.4

حافظ فضل محمد، میں خون اور اجزائے خون کی محفوظ منتقلی کو منضبط کرنے کا بل (اسلام آباد محفوظ خون کی منتقلی کے بل 1996) پر مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں

Mr. Presiding Officer: The report of the Standing Committee on the Bill to regulate transfusion of the safe blood and blood products [The Islamabad Transfusion of Safe Blood Bill, 1996] is presented to the House.

Mr.Presiding Officer: No.5.

حافظ فضل محمد۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد ضابطۂ کار و انصرام کارروائی سینٹ ۱۹۸۸ کے قاعدہ ۱۷۱ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت اخبارات میں چھپنے والے اس غلط بیان پر مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں تاخیر ہونے پر آج دن تک درگزر کیا جائے جس میں کہا گیا تھا کہ سینٹر شیخ رفیق احمد نے پارلیمنٹ ہاؤس کی ڈسپنسری سے بہت زیادہ رقم کی ادویات حاصل کیں تھیں۔

Mr . Presiding Officer: The motion moved is that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Standing Committee on the reported wrong statement appeared in the press that Senator Rafique Ahmed Sheikh had obtained medicines of heavy amount from the Dispensary of

Parliament House, Islamabad be condoned till today.

(The motion was carried).

Mr. Presiding Officer: The delay stands condoned. Next motion No.6.

حافظ فضل محمد۔ میں اخبارات میں شائع ہونے والے اس غلط بیان کے بارے میں مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں جس میں کہا گیا تھا کہ شیخ رفیق احمد نے پارلیمنٹ ہاؤس اسلام آباد کی ڈسپنسری سے بھاری رقوم کی ادویات حاصل کیں تھی۔

Mr. Presiding Officer: The report of the Standing Committee on the reported wrong statement appeard in the press that Senator Rafique Ahmed Sheikh had obtained medicines of heavy amount from the Dispensary of Parliament House, Islamabad stands presented to the House. Next motion No.7, Sheikh Aftab Ahmed.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I beg to present reports of the Functional Committee on Government Assurances regarding the implementation of the assurances given by the Government on the floor of the House.

Mr. Presiding Officer: The reports of the Functional Committee on Government Assurances regarding the implementation of the assurances given by the Government on the floor of the House stands presented to the House.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, there are a number of points of order. I think, we have to regulate as to how the points of order are to be raised. Mr. Rabbani would speak on that point of order. Sir, my submission is that the purpose of speaking on these points of order is to highlight a situation that is obtaining in Karachi. I would submit that justice should be done and all the

Senators who come from Karachi and Sindh should be given an opportunity to speak on points of order.

سید اقبال حیدر۔ جناب میری گزارش ہے کہ جب گورنر رول پر بحث شروع ہو، جو کہ آخری آئٹم ہے تو مجھے پہلے موقع دے دیا جائے کیونکہ مجھے کراچی کے لئے فلائٹ پکڑنی ہے۔ میں مشکور ہوں گا۔

DISCUSSION ON THE GOVERNMENT'S RULE IN SINDH

Mr. Presiding Officer: OK. Mian Raza Rabbani:

Mian Raza Rabbani: Sir, I am grateful but today I rise on a point of order which is of tremendous importance and it pertains to my constitutents, those members of the provincial assembly of Sindh who have elected Senators to represent that federating unit in the Upper House, have in the darkness of the night which is so usual to those people and to this government which claims to be the political heir to Zia ul Haq, have struck in the darkness of the night and issued an order further amending the order of the 30th October, 1998. An order which is per se unconstitutional and illegal. It has deprived the provincial legislators of their rights--

It has deprived the Provincial Legislators of their right and it has put fetters on the working of the provincial assembly.

Today, Mr. Chairman, the situation as it prevails in Sindh is; that there are legislators without an assembly, there is an assembly without Speaker and there is a province which is denied representative rule in the federation. And if province is denied its representative rule in a so called democracy and Sindh continues to be under the heals of Raving and continues to be ruled from Islamabad.

Mr. Chairman, I would like to draw your attention to Article 232 of the Constitution and Article 232 of the Constitution is abundantly clear. I would take you to Article 232 (2)(c) which says, "the Federal Government may by Order assume to itself, or direct the Governor of a Province to assume on behalf of the Federal Government, all or any of the functions of the Government of the Province, and all or any of the powers vested in, or exercisable by, any body or authority in the Province other than the Provincial Assembly, and make such incidental and consequential provinsions as appear to the Federal Government to be necessary or desirable for giving effect to the objects of the Proclamation, including provisions for suspending, in whole or in part, the operation of any provisions of the Constitution relating to any body or authority in the Province."

Now, earlier on , it has been said that any body or authority to the exclusion of the Provincial Assembly. So, it reiterates over here that the suspension of any provision of the Constitution can be of any body or authority other than that of the Provincial Assembly and what has happened today or in the darkness of the night is that the provisions relating to, dealing with, associated to the functioning of the Provincial Assembly have been suspended and what are those provisions, sir, I will be coming to those provisions, Article 54(3) and Article 54(4) the two articles which have been suspended to be read with Article 127 of the Constitution.

So, as per their own order of 30th October, they were in no position at all to suspend any provision of the Constitution relating with the functioning of the provincial assembly. And then I take you still further, sir, to Clause 4 of Article 232 of the Constitution, to reinforce my argument, which says, "Nothing in this Article shall restrict the power of a Provincial Assembly to make any law

which under the Constitution it has power to make, but if any provision of a Provincial law is repugnant to any provision of an Act of [Majlis-e-Shoora (Parliament)] which [Majlis-e-Shoora (Parliament)] has under this Article power to make, the Act of [Majlis-e-Shoora (Parliament)], whether passed before or after the Provincial law, shall prevail and the Provincial law shall, to the extent of the repugnancy, but so long only as the Act of [Majlis-e-Shoora (Parliament)] continues to have effect, be void."

Now, this is the position, sir. The powers of the Provincial Assembly are to be taken in its totality. You cannot say that by suspending that the powers of the provincial assembly have not been touched and that the individual powers of the members to requisition have been touched. I will now take you to the Articles that have been suspended by this order, sir. Let us first of all go to Article 53(3).

Mr. Presiding Officer: Raza Rabbani sahib, have you got the copy of the order?

Mian Raza Rabbani: Yes, sir, I have the copy of the order.

Mr. Presiding Officer: First read the order.

Mian Raza Rabbani: I will read the order, sir.

Mian Raza Rabbani: I will read the order. Sir, this is the copy of the order.

"In exercise of the powers conferred by paragraph (c) of Clause (2) of Article 232 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Federal Government is pleased to make the following amendment in its Order dated 30th October, 1998, namely: "In the aforesaid order, in paragraph (b), in clause (ii), for

the word "Articles", the words, figures and brackets, "clause (3) of Article 53 and clause (3) of Article 54 read with Article 127 in their application to the province of Sindh in so far as they relate to the powers and functions of the Speaker and Deputy Speaker and Articles" shall be substituted."

Now this has been the order which has been passed amending the order of the 30th that clause (3) of Article 54 and clause (3) of Article 53 read with Article 127 are to be suspended as far as their application to the Province of Sindh is concerned. Now sir, let us move and see what is the situation that has arisen. Sir, Article 53, clause (3) states :

"When the office of Speaker is vacant or the Speaker is absent or is unable to perform his functions due to any cause, the Deputy Speaker shall act as Speaker,.."

Now what is the first affect. The first affect is that undoubtedly there was a vacancy in the office of the Speaker which had been created by the resignation of the Speaker and the Deputy Speaker was acting but by way of this Article, the provincial Assembly of Sindh has been deprived of having a Speaker because this clause of the Article has been suspended and when this clause of the Article has been suspended, it means that the Deputy Speaker can now no longer as the Speaker of the Sindh Assembly. I will go on further to show you that this is also a violation of clause 8 of this very Article, because it says that :

"When the National Assembly is dissolved, the Speaker shall continue in his office till the person elected to fill the office by the next Assembly enters upon his office."

Sir, what clause 8 provides for essentially is that there is to be a continuity in the office of the Speaker , that continuity has been broken. Right

now the Assembly is without Speaker. It is like a body without a head. It is in total violation of the Constitution. The Constitution envisages that even at the time when the Assembly stands dissolved, in order to maintain the continuity in the office of the Speaker, there has to be a Speaker but here the Assmbly is there, the Assembly is intact but yet it has been deprived of the Speaker that means it is a body without a head. What does it further say:

"shall act as Speaker and if at that time the Deputy Speaker is also absent or is unable to act as Speaker due to any cause, such member as may be determined by the Rules of Procedure of the Assembly shall preside at the meeting of the Assembly."

Now this is the other thing that they wanted to prevent. I am going to be short because this is a point of order, this is the other thing that they wanted to prevent. 54 (3) is the question of requisition. 54 (3) is, that on a requisition of the members of one fourth of the total membership , it will be the Speaker at such time to think fit, the Speaker shall summon the National Assembly , in this case the Provincial Assembly , because it is to be read with 127 , to meet at such time and place as he thinks fit , within 14 days of the receive of the requisition and then the Speaker has to summon the Assembly , only he may prorogue it. So there also , for the first time in Pakistan's history, perhaps for the first time in the Sub-continent's history or perhaps for the first time in Parliament's history , has the Speaker been suspended, have the powers of the Speaker been taken away by the Federal Government. By this Government of the Muslim League which professes that it is a democratic government but in actual essence it is a fascist government. It is a government which believes in total fascism in one party, one man,

rule. That is what this order has done.

Now sir, I would most humbly state before you just in two or three sentenses before I wind up and that is that they have once again run away from Parliamentary accountability. They have run away from Parliamentary accountability at the first stage when they did not impose Goverrior's rule under 234 because they would have had to come to a Joint Sitting of Parliament and would have had six months and every two months they would have had to come before the Joint Sitting in order to get it revalidated. So they ran away at that stage. They went under 232 thinking that no party in the province is going to requisition but that is why the provision under 232 is there. That is why the law makers, the constitution makers were conscious of this fact that at one forum or another, Parliamentary accountability of Governor's Rule must be there. They have provided accountability under 234 in the form of a Joint sitting and in 232 in the form of leaving the provincial assembly intact, so that it could keep a check on the going on of the provincial Executive as long as Governor's Rule is there in the province.

But they have purposely done away with parliamentary accountability on both counts. This once again rose up into their face, their talk about parliamentary sovereignty and sir, what is even most shameful is that for the first time in the parliamentary history of the sub-continent, for the first time, perhaps, in modern parliamentary history have the powers of the Speaker been curtailed. If you look at their history, they have systematically hit at all offices functioning under the Constitution. Starting from the office of the President going down to the judiciary, coming down to the Chief Election Commissioner, then going on

now to the Speaker, then coming to the army, every institution, every office functioning under the Constitution has been sort to be undermined by this government, so that the rules of fascism, so that the rule of one man can prevail and the checks and balances , which are inherent in the 1973 Constitution , are set at lot, so that the fascist tendencies of this government continue.

Sir, is it not a shame. and believe me, my head hangs in shame today, because I represent those people who were metted out the treatment, that the gates of the Provincial Assembly of Sindh were shut. The Deputy Speaker was not allowed to enter. The elected MPAs were not allowed to enter. The police was on guard. They kept the Speaker and they kept the Deputy Speaker waiting in his car. They told the MPAs that you can not enter the House to which you have been elected by the people of Sindh. We have put lock to the House which you are to represent , we have put locks on the representation and the rights of the people of Sindh.

It is the fate of the people of Sindh to be kept in chains. This is the message that those policemen were conveying to the legislature of Sindh. This is the message that those policemen were conveying to the Deputy Speaker of Sindh that it is fate of Sindh to remain in chain, to remain bounded to the House of Ittefaq, to the House of Raiwind.

But I would like to tell this government that as far as the rights offederating units are concerned,as far as the rights of the people of Sindh are concerned, as far as the rights of the oppressed people are concerned, be in the province of Punjab, be in the province of Sindh, be in the province of NWFP, be in the province of Balochistan, all stand united against the fascist rule of Raiwind.

And finally sir, in conclusion, I would like to state that today, look at their double standard, today the Law Minister has issued a statement and in that statement, the Law Minister has stated that basic reason for the suspension of the powers of the provincial Assembly essentially are, because the provincial Assembly fails in its constitutional duty.

Although, I do not know from where he got that, but he said the provincial Assembly fails in its constitutional duty of maintaining law and order. It has the powers to change the government, it did not. It has the powers to change the Leader of the House, it did not. So, therefore, that provincial Assembly has failed and I would now like to ask the honourable Law Minister that what has happened in the province of Punjab? I will not go anywhere. I will just go on the figures, although I contest those figures, because I have with me here a catalogue. I have, with me here a catalogue, sir, of the incidences of law and order in the province of Punjab starting from 26-12-1997 and going down to 15-10-98 and a lot of the figures and this has been taken from newspapers, there isno other source. This has been taken from reported incidences in the newspapersand there are a lot of incidences in this which are missing from those but nonetheless, even on the basis of these concocted figures that the government itself has today given, what is the situation?

In the period, that is I think nine months, which have been discussed in Lahore Division, 1024 people have been killed, 1024 people in Lahore Division have been killed. Injuxtaposition, in Karachi, 405 people have been killed. They will say that alright, you are talking about ordinary killings, alright, in terrorist killings, you have 526 in Karachi and you have 45, according to them, in Lahore which is again an incorrect statement but the overall picture is that in the

province of Punjab they have given six districts, in those six districts in these nine months, there have been 3683 killings, 3683 killing in nine months.

Does this not warranted Governor's rule in the province of Punjab, if Sindh can be subjected to Governor's rule on the basis of killings which are taking place in the division of Karachi then why can not the province of Punjab be subjected to Governor's rule. It is only because that the state of Raiwind continues to rule here, that is why double standards are being practised.

Sir, these are questions, these are serious questions which are affecting the federation and this House as the conscience of the federation, this House as the custodian of the federation, has to play its historic role and that is why in order to circumvent that historic role of this House do you find the triad of the Prime Minister against the Senate of Pakistan. But regardless of that, this House will continue to play its role as the guardian and as the custodian of the Federation of Pakistan. Thank you, Sir.

Mr. Presiding Officer: Just a minute. After I gave floor to Mr. Raza Rabbani on this question, I have received the file of privilege motion by Mr. Aftab Ahmed Sheikh on the same subject and an adjournment motion as well on the same subject which would you like to take up?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I would like to speak on point of order. I have raised a point of order.

Mr. Presiding Officer: If the point of order relates to the same thing of which you have given a notice in the shape of a privilege motion would it not be advisable to take that privilege motion?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Then Sir, that privilege motion is

something where I alone can speak and this is a matter which concerns the entire House, entire Parliament, entire people of Sindh, entire people of Pakistan.

Mr. Presiding Officer: If you will speak on the point of order then this motion will not be disposed of and this motion would be still pending and you would be making speeches.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Yes.

Mr. Presiding Officer: I think so far as these motions are concerned and these points of order are concerned they are one and the same thing.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: OK, Sir. It is entirely up to you, Sir. I have to make my submissions and that is all.

Mr. Presiding Officer: Yes, that is all. That is right.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Yes, that is the reason.

Mr. Presiding Officer: No, no. That is , Matta Sahib, a separate matter. But I think when you give notice of a privilege motion that has the precedence over everything and if I knew that Mr. Raza Rabbani is speaking about the same thing of which a notice has been given in the shape of the privilege motion I would have allowed Mr. Aftab Ahmed Sheikh to speak first.

Mr. Bashir Ahmed Matta: The first thing would that , he would speak on a point of order, if you would allow and all of us would speak on points of order and make our presentation before this House.

Mr. Presiding Officer: Then should I take that the notice of this motion has not been given. It is upto you.

Mr. Bashir Ahmed Matta: It is practical matter.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Then Sir, kindly permit me first to speak on a point of order and then we will take up this matter later on.

The question is, the question that has been agitated before you, Mr. Chairman.

Mr. Presiding Officer: But you are well aware that if you speak on point of order and on the same subject you have the privilege motion then the privilege motion will not be there and point of order will be there.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, purpose would be served this way or that way.

Mr. Presiding Officer: Yes, Mr. Aftab Ahmed. Then this will not be moved.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: My submission, Mr. Chairman, is that the legal aspect of the situation has been fully covered by my friend Mr. Raza Rabbani. I will not dilate on those issues. I will not repeat them. But I will submit Mr. Chairman that the only way, the only direction open to the Federal Government to get rid of the provincial assembly of Sindh was Article 112(1) and Article 112 (2b). That is in the first case if the cabinet was there, there should have been the advice of the Chief Minister to dissolve the Provincial Assembly. There is no cabinet. The Government has been dismissed. So, they can't get rid of the Provincial Assembly. Unfortunately, that is something which is coming in their way. The second thing was that Article 112(2b) that has already been deleted because of the amendment which this House and the National Assembly both have done jointly. Now, therefore, the question was how to punish the

members of the Provincial Assembly of Sindh more particularly, in the background of the information that there was a sort of agreement between PPP and the MQM in the calling, in moving the requisition for calling the provincial assembly of Sindh. Mr. Chairman today Karachi has witnessed a very very sad sight that hold along the members of the Provincial Assembly sat outside the gates of the assembly. The gates will be locked and, as Mr. Raza Rabbani has said, the Deputy Speaker kept sitting in his car even not allowed to enter the gates. Although Mr. Chairman, you know, you know that the Speaker of the Sindh Assembly has resigned and there is no Speaker for the time being. Therefore the Deputy Speaker is the Acting Speaker of the Province of Sindh and Provincial Assembly of Sindh. My humble submission is that today we have seen the way the Executive has acted and the way, the will of the Executive has translated itself into action and that is because Mr. Chairman , the Prime Minister has gone there in the province of Sindh. A meeting has been held there and a report has appeared in 'Dawn'. I will just seek leave of it. That the decision to issue a new proclamation was taken at the PML Parliamentary party meeting held at the governor's house on Tuesday afternoon. The meeting was chaired by the Prime Minister, Nawaz Sharif. He invited the members of the PML Parliamentary party to express their views on the situation likely to arise from summoning of the session because there were two requisitions; one given by the MQM and the other given by the PPP. Liaqat Ali Jatoi who is also Secretary General of the Sindh PML said the only remedy to cover the crisis was to use the powers of the Speaker under Article 54(3) read with Article 127 of the Constitution, to summon and prorogue a requisition session. He said that in case the session was allowed to commence, it would be a free for all to decide holding election for speaker,

the house would elect its new Leader of The House which could open a Pandora Box for the government. The joint opposition strength swelled to 64 in a House of 109; PPP 36, MQM 28, paving the way for the PPP and the MQM to elect their own Leader of the House. If the requisitioned session was allowed to commence. The PML certainly feared that the joint Opposition would not only get elected its leader of the House but would also succeed in winning the Speakership. Prime Minister Nawaz Sharif was flying by Sindh Governor Moeen-ud-Din Haider and Liaqat recalled the reasons for imposing governor's rule. So this-consipracy was hatched up for two reasons. No.1, one they deny the majority, the majority of the two bigger groups in the Provincial Assembly of Sindh, 36 plus 28 and if the two bigger groups had been allowed normal legal constitutional functioning the results were obvious for Muslim League and the results were that there would be an election and election of the Leader of the House plus the election of the Speaker. To avoid that crisis, to avert that situation, this conspiracy was hatched up and this is the manner where the democratic institution has been nullified its will, and this is the manner in which Mian Nawaz Sharif and the PML have just acted on their own will. They have not even taken care as to what the constitutional provisions has provided. If, this is how, the will of the people who have been elected being members of the Provincial Assembly is treated. Mr. Chairman I will only submit that where are the tall and big claim, made by Pakistan Muslim League and Mian Nawaz Sharif that they care democracy that the honour those who were elected that the honour, the will of the people who were elected. Mr. Chairman, the situation is very obvious, they will go to any extent in the Province of Sindh to see that a Muslim League Government can not be firmed, no other government is allowed to function. This is really tragedy Mr.

Chairman, that in a situation like this, the provisions of the Constitution, the provisions of Article 232 are being misused, are being misapplied and I propose that a motion of sensure be passed against the PML government, against the Prime Minister because he presided over that meeting, it was in this meeting that this decision was taken. I also condemn from the floor of this House, the way the members of the Provincial Assembly have been treated in the Province of Sindh, the way they have been kept out of the House, the floor of the House, the way they have not been allowed within the precincts of the Assembly and the way the police has maltreated them, the way the police have misbehaved with them. They are the elected people and this was not the way to treat them. Mr. Chairman, I appeal to the House and to every member present here that this is a very grave situation, this is a situation which really points out the total programme that the Muslim League has in the entire Pakistan and I totally agree with the six points that were canvassed yesterday by the Leader of the Opposition and I will only submit that let every body be warned, forewarned about the aims and objects of Muslim League and we only feel that the federating units have totally lost the confidence in the centre, the centre is using its brutal force and mala fide intentions and is trying to run the province by remote control. We reject it, we condemn it sir, thank you very much, sir.

Mr. Presiding Officer: Syed Qaim Ali Shah.

Syed Qaim Ali Shah: Mr. Chairman, sir, the order of the Federal Government of 10th November is not only mala fide but it is totally illegal, unconstitutional and is based on brute force. Mr. Chairman, sir, under this order they have tried to do away with the powers of a Speaker of Sindh Assembly.

Now, sir this order, let me point out, is issued on 10th November, 1998, whereas, the Acting Speaker had already acted under Article 54 (3) and Article 53(3). Now, sir the action of the Speaker could not be now challenged or curtailed or done away with when he is already passed the orders for calling the Assembly on requisition. After requisition sir, now the Federal Government, it has dawned upon the Federal Government who curtailed the powers of a Speaker or Acting Speaker and to curtail the powers of the Assembly to pass any law or to elect the Speaker or to take any other decision regarding the Governor's Rule in Sindh. Now, sir, therefore, this order has absolutely no value and under this order which is totally illegal, unconstitutional, they have because of their brute force, closed the doors of the Assembly and the members of the Assembly are not being allowed to enter inside the Assembly. Is this the order which says that the members should not be allowed to enter inside the Assembly. The order does not say that building of the Assembly should be closed and doors should be closed and no functionary of the Assembly should be allowed to enter. This is a strange way. Acting in this manner is clearly a subversion of the constitution. It is sir, total violation of the Constitution.

Now sir, I say that articles are already read but let me repeat sir. What is required under this article by the Speaker who has to function according to the Constitution. The power of the acting Speaker and the Speaker is invoked under Article 53 and 54 of the Constitution. Now, under Article 53 (3) it is said, when the office of the Speaker is vacant or the Speaker is absent or is unable to perform his functions due to any cause, the Deputy Speaker shall act as a Speaker. And if at that time the Deputy Speaker is also absent or is unable to act as a Speaker due to any cause such other member as may be determined

under the Rules of Procedure of the assembly shall preside. Now, when the Speaker was absent or he had resigned, the Deputy Speaker was already acting under Article 53 (3) of the Constitution and whatever action he had taken, he had already taken as Acting Speaker. Now, sir, I will read this article alongwith Article 54 (3) of the Constitution. Now, under Article 54 (3), what is required of the Speaker is that on a requisition signed by not less one fourth of the total membership of the National Assembly, the Speaker shall summon the National Assembly to meet at such time and place as he thinks fit, within 14 days of the receipt of the requisition. And when the Speaker has summoned the assembly, only he may prorogue. Now, sir, under this Article 54 (3), the requisition was given to the Acting Speaker and he had already called for the assembly. He has requisitioned the assembly under this article. The action is already taken. Now this is an absurd order. It is a fake order. It has absolutely no basis or foundation. It is not a retrospective order. It cannot have a retrospective effect, when the Acting Speaker has already acted and he has called the assembly for tomorrow. So, therefore, sir, this should be treated as of no value, invalid, ultra virus.

Now, sir, so far mala fide is concerned, I am speaking on law points sir, so there should be no time limit so far I am concerned but I will take a few minutes. Now, sir, mala fide is concerned. Now, the first order, I will speak subsequently so far Governor's Rule is concerned. And there is some justification or whatever, is given in that order. The justification is given of the failure of the provincial government to control law and order in the province. May be, it is justified or not, courts will say about that. Now, here sir, so far this order is concerned, it has not given any basis, any excuse and any reasons

for passing this amended order under Article 232. The reasons have to be given sir. Not that as a dictatorial order that I, so and so, authorised by me not under constitution, issue this order, this is totally unwarranted. It is dictatorial order, not only mala fide, totally unconstitutional and it is abrogation of the Constitution. I would say it is not only violation, it is considered as abrogation of the Constitution and Article 6 is attracted. I would say Article 6 is attracted, this is how the Constitution is violated. So, therefore, sir, I submit that this order should not have any value and tomorrow the assembly is being called. You see what are the consequences of this order.

Today what are the consequences of this order. Today, the Speaker wanted to go inside. Sir, the office of Speaker or Acting Speaker is still there. Only under this illegal order, its functions or powersare curtailed. He is not allowed to go inside the office, the members are not allowed to go inside the assembly, which is not dissolved, which is not even suspended, they cannot suspend the assembly. When assembly is intact then the Speaker is also intact and the office of Speaker is a permanent office. The office of the Prime Minister, the office of the Law Minister, offices of different ministers are temporary offices, but office of Speaker is a permanent office. This is the only office, this is so special in its nature, so august in its nature that it cannot be done away with. It has a permanent nature. Therefore, sir, this is novel order passed. Never in the history of Parliamentary democracy such an order has been passed or such a thing has happened and such an action is taken against the assembly and against the Speaker. So, therefore, sir, let the better sense prevail and it should be in the fitness of things for the Federal Government to withdraw this order and allow the Assembly to meet and take decisions what under the Constitution the assembly

is supposed to take. Thank you very much, sir.

Mr. Presiding Officer: Khawaja Qutabuddin.

Khawaja Qutabuddin: Sir, I would not like to speak on the constitutional aspects because the honourable Law Minister is here, he will speak on the constitutional aspects of this subject, but what I would like to speak on is the condition that is prevalent in the province of Sindh and specially in Karachi.

I would like to draw your attention to the first page of these questions and answers. Only a couple of hours before, we were discussing this. The conditions that are there in Karachi. The terrorist activity that is taking place there. The number of people that are being killed in the province of Sindh.

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: No, no, he is speaking on the point of order. But Khawaja sahib one thing, what has the assembly to do with this law and order situation.

Khawaja Qutabuddin: Yes, sir, I will tell you, sir. The assembly has got to do with this. Sir, when the law and order situation became very bad, it was actually the responbility of the Government of the province of Sindh to restore law and order.

Mr. Presiding Officer: But that may be justification for imposition of the proclamation of emergency.

Khawaja Qutabuddin: Yes, sir. Let me tell you, sir, the Government realising the situation ......, in the political history of Pakistan or India, you will not find any example where a federal government, a sitting

government replaces its own provincial government in the province with the governor's rule. The paramount consideration was restoration of peace, restoration of law and order and this assembly by having this governor's rule....... I am speaking on that point, let me speak, by having this governor's rule, the Government proposes to restore law and order, the Government seeks to restore law and order in the province and by stopping the members of the assembly to convene, because that would have resulted in a parellel system which they would have created. They would have created a lot of confusion in the province.

Mr. Presiding Officer: They could dissolve the assembly.

Khawaja Qutabuddin: That is the reason why I think that the Assembly was not allowed to be convened and at the present moment the situation in the province of Sindh is so grave that instead of cooperating with the Government to restore law and order, now, they are all trying to come forward with the constitutional aspects of it, stating that this is not correct. For example, Peoples Party.........

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: Order please, no interruption please. His argument may be very weak, so far as you are concerned, but listen him whatever he is saying.

Khawaja Qutabuddin: Stating that this is not correct. For example, Peoples Party...

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: No interruption please. His arguments may be very weak so far as you are concerned but listen to him whatever he says.

Khawaja Qutabuddin: Sir, the Peoples Party is coming forward with alot of arguments but I would like to remind them that what they did in case of Frontier Provincial Assembly, did they not violate the Constitution then? Did they not weaken federation then? Now they are coming forward ....

(Interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ عاقل شاہ صاحب میں صرف یہ عرض کر دوں کہ کیا ہر آدمی کی تقریر آپ کے مزاج کے مطابق ہونی چاہیئے۔

خواجہ قطب الدین۔ جناب والا! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کا substance سے تعلق ہے اور حالات سے ان کا تعلق ہے۔ جناب والا! حکیم سعید کا murder ہو چکا ہے اور سارے پاکستان میں ایک ہی جان ہے people want to see that something has not to be done اور اب صوبائی اسمبلی میں جو لوگ ہماری coalition میں تھے اور جو ان کر law and order کی responsibility تھی آج وہ کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ now you have got to do the correct thing in this manner اب اگر گورنمنٹ اس طریقے سے آگے چل رہی ہے the primary objective is to restore law and order اور جو arguments پیپلز پارٹی آگے لے کر آ رہی ہے وہ ذرا پیچھے پلٹ کر اپنا کردار تو دیکھیں کہ اس وقت فرنٹیر میں ایسے کوئی حالات نہیں تھے لیکن انہوں نے کس طریقے سے وہاں کی اسمبلی کو manipulate کیا۔ کس طریقے سے Constitution کو violate کیا۔ اس وقت federation کو انہوں نے weak نہیں کیا۔ آج جو کراچی کے اندر ایسی صورت prevalent ہے اور جو بھی حالات اس وقت develop ہو رہے ہیں اور جو action گورنمنٹ لے رہی ہے I think it is in the best interest of the Province. It is in the best interest of Karachi and the people of Pakistan.

Mr. Presiding Officer: Now Syed Iqbal Haider.

سید اقبال حیدر۔ جناب یہ پوائنٹ آف آرڈر گورنر رول سے ہی متعلق ہے۔ مجھے فلائٹ پکڑنی ہے چنانچہ میں دونوں پر مشترکہ طور پر ہی جتنے نکات ہیں ان کو بیان کرنا میں اپنا فریضہ سمجھتا ہوں کیونکہ جناب یہ کراچی کا مسئلہ ہے۔

Mr. Presiding Officer: You have the command to make it

consistant and connected and relevant.

Syed Iqbal Haider: And relevant. I will ensure that it will remain relevant.

جناب گورنر رول کے نفاذ کا ایک پہلو نہیں ہے۔ میری ناچیز رائے میں اس کے چار پہلو ہیں اور ان چاروں پہلوؤں پر روشنی ڈالنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ نا صرف حکیم سعید صاحب کا جو کہ ایک عظیم شخصیت کا قتل ہماری پوری قوم کے لئے شرمندگی کا باعث ہے ۔ اس کے ساتھ ان سینکڑوں اور ہزاروں بیگناہ ، معصوم ، گمنام شہریوں کا قتل بھی ہمارے لئے باعث شرمندگی ہے ۔ اس کی بھی اہمیت حکومت کی نظر میں اتنی ہی ہونی چاہیئے ۔ گو کہ حکیم سعید سے جتنا ہمیں ذاتی لگاؤ ہے ان کا بدل بڑی مشکل سے پیدا ہو گا، مجھے تو کوئی نظر نہیں آتا جو کہ ان کی جگہ لے سکے۔ ایک تو یہ پہلو ہے کہ صرف حکیم سعید ہی کا قتل نہیں بلکہ کے اس کے ساتھ ان سینکڑوں معصوم ، بیگناہ ، گمنام بھی اور بانام بھی، اس میں ہیں زہیر اکرم ندیم بھی تھے، ہمارے شاہد حامد KESC کے Managing Director تھے ان کا قتل ہوا ہے ، سجاد حسین چیئرمین سٹیل مل کا بھی قتل ہے، تو مسلسل جو قتل کے واقعات ہو رہے ہیں اور بیگناہ شہری اس طرح سے دہشت گردی کا شکار ہو رہے ہیں، یہ ایک پہلو ہے ۔

دوسرا پہلو ہے جناب کہ گورنر راج کا قیام کہاں تک آئینی ہے، کہاں تک یہ ضروری ہے یا غیر ضروری ہے ، یہ ایک اور پہلو ہے ۔ تیسرا اور اہم ترین پہلو یہ کہ اس کراچی کے مسئلے کا حل کیا ہے۔ اور ہم کس طریقے سے کراچی کے عوام کو امن و سکون کا سانس لینے دینے کا کارنامہ انجام دیں۔ چوتھا ہے وہ بھی تیسرے سے ہی منسلک ہے ۔ جہاں تک سیاسی جماعتوں کا اتفاق رائے اور ایک national consensus against the terrorists ہے تو میں پہلے نقطہ کے اوپر یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ دہشت گردی کے خاتمے کے سلسلے میں تو کوئی اختلاف رائے نہیں ہے۔ ہمیں تو دکھ اور افسوس یہ ہے کہ پورے ۱۸ مہینے حکومت نے دہشت گردی کو ختم کرنے کی بجائے لاتعداد دہشت گردوں کو رہا کیا۔ ان کے خلاف مقدمات واپس لئے۔ انہیں گلے سے لگایا۔ انہیں کروڑوں نہیں ۴۵ کروڑ کی بات نہیں ہے اربوں روپے معاوضے کے طور پر دئے یا انہیں کھلی چھٹی دی کہ اپنی اپنی وزارتوں سے جتنا مال بنا سکتے ہو بناؤ۔ تو اس کی ذمہ داری کس پر ہے۔ یہ علم تو موجودہ حکومت کو آج نئی بات نہیں ہے۔۱۹۹۲ء میں موجودہ حکمرانوں نے ایک آرمی آپریشن کا آغاز کیا تھا۔ انہیں اچھی طرح سے معلوم ہے، کون کن کاموں میں ملوث

ہے۔

ignorance is no excuse in this case. Who is responsible for all the deaths sir, should a political expediency be a justification for promotion of terrorism. Sir, there has to be accountability of the present federal government as well. Knowingfully well that who is involved in the terrorism, they patronized the terrorism and how can they escape from this responsibility and how can they say that they are not responsible. I am very proud of the fact that without imposing Governor's Rule, without seeking support or action against any extra ordinary laws, without seeking help from the army, we had carried out operation in a very effective successful manner, without ever compromising with any terrorist organization. May it be ethnic organization or any language or class or the sectarian organization.

مجھے فخر ہے کہ ہم نے دہشت گردی پر کبھی سودے بازی نہیں کی۔ یہی وجہ تھی کہ ۱۹۹۵ اور ۱۹۹۶ میں بھی دہشت گردوں کے لئے میرے ملک کی زمین کو تنگ کر دیا تھا اور وہ اپنے بلوں میں گھس گئے تھے یا ان کی accountability ہوئی تھی اور میں یہ کہوں گا کہ واہ واہ شاباش محترمہ واہ واہ تو جواں مردوں سے بازی لے گئی۔ انہوں نے کیا کیا ہے۔ نہیں کریں گے ہم کسی حالت میں دہشت گردی پر کوئی سودے بازی، نہیں کریں گے۔ This should be the moto of every Governmnet میں اپنے آخری پوائنٹ پر ابھی نہیں آنا چاہتا۔ میں مرحلہ وار اس مسئلہ کے اوپر analysis کرنا چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ کے اوپر اس کے لئے motivation of the force چاہیئے۔ اس کے لئے motivation of the Administration چاہیئے۔ موجودہ حکومت نے دہشت گردی کے خاتمے کے بارے میں کیا کیا ہے۔ پہلے کہا کہ ہم جوڈیشل کمیشن بنائیں گے۔ جوڈیشل کمیشن اس لئے بنائیں گے کہ identify کرے اور پھر خود ہی killers کو identify کریں۔ پھر خود ہی الزام وزیراعظم نے لگایا کہ فلاں فلاں نے قتل کیا ہے اور وہ قاتلوں کو واپس کریں۔ تو پھر جوڈیشل کمیشن کی کیا ضرورت ہے۔ غیر منطقی اقدامات کی میں ایک فہرست گنوانا چاہتا ہوں۔ دوسرا کیا کہا۔ حکیم سعید کے قاتلوں کو پکڑنے کے لئے حکومت نے پچاس لاکھ کی رقم رکھی ہے۔ جناب یہ انعام کی رقموں سے اگر دہشت گرد پکڑے جاتے تو یونین ٹیکسز کے جو چار

افسران کا قتل ہوا تھا کراچی میں ان کے لئے حکومت امریکہ نے دو ملین ڈالر کا ایوارڈ آج بھی کراچی کی بڑی بڑی سڑکوں پر بڑے بڑے نمایاں بورڈ آویزاں ہیں کہ جس نے بھی یونین ٹیکسنز کے قاتلوں کی نشاندہی کی اسے دو ملین ڈالر ملیں گے۔ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود ان کے قاتلوں کو کوئی نہیں پکڑ سکا۔

تیسرا انہوں نے کیا قدم اٹھایا کہ جناب ایڈمنسٹریشن کے اندر ہم تبدیلیاں کریں گے۔ کیسے! out of turn پروموشن دیئے ہیں ایک دو کو نہیں، ایک آئی جی کو آپ نے اپوائنٹ کیا ہے جو کہ 82 بندوں کو اس نے by pass کیا ہے۔ ایک ڈی آئی جی کو آپ نے تعینات کیا ہے جس نے 128 بندوں کو by pass کیا ہے۔ اب آپ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ اس کے سینیئر تھے وہ اپنے جونیئر کے ساتھ تعاون کریں گے تو یہ عبث ہے، یہ غلط فہمی ہے اس میں آپ کا ایڈمنسٹریشن demoralised ہے کراچی کا۔ ایڈمنسٹریشن بہت بری طرح سے demoralised ہے کیونکہ کوئی بھی شخص اپنے جونیئر افسر کے احکامات کے اوپر عمل کرنے میں خوشی محسوس نہیں کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ نوکری اس کی ضرورت ہو، باحالت مجبوری وہ کوئی کام کرے لیکن وہ دل سے کام نہیں کرے گا۔ تو موجودہ حکومت نے پولیس کی ایڈمنسٹریشن کو مکمل طور پر demoralise کیا ہے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ out of turn promotion دے کر آپ ان کی وفاداری خرید لیں گے آپ ان کی commitment خرید لیں گے آپ ان کی sincerity خرید لیں گے یہ بہت ہی احمقانہ سوچ ہے۔ اس طرح سے پوری bureaucracy کا ستیاناس ہو جائے گا۔ پھر آپ نے کیا کہا کہ جناب وزیراعظم گورنر رول لگاتے ہیں اور گورنر کا چیف ایڈوائیزر ایک ایسی شخصیت کو انہوں نے منتخب کیا جس کو کہ بالکل یہ کمال حاصل ہے، یہ ریکارڈ حاصل ہے کہ جس کے دور میں سب سے زیادہ بڑے دہشت گردی کے واقعات اس کے دور وزارت اعلیٰ میں ہوئے۔ میں ان کا ذاتی طور پر احترام کرتا ہوں۔ اچھے آدمی ہیں، بااخلاق آدمی ہیں، لیکن اخلاقیات اور بہت اچھا کردار ہی کافی نہیں ہے، اچھی اہلیت کی بھی بڑی ضرورت ہے۔ 14 اپریل کو بشریٰ زیدی کیس پر جو ہنگامے ہوئے تھے وہ کسی سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ بدترین دہشت گردی کے واقعات ہوئے ۔ 11 دسمبر 1986 کو سہراب گوٹھ کا واقعہ ہوا اس کا follow up پندرہ دسمبر کو کراچی میں علی گڑھ کالونی میں ہوا جس میں ایک ایک دن میں سات سات سو آٹھ آٹھ سو لوگوں کو قتل کیا گیا تھا یہ وہی دور ہے جب مارشل لاء کی حکومت تھی۔

تیسری بات جناب جتنے بھی اقدامات اس وقت حکومت نے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے

اٹھائے ہیں، وہ غیر موثر، غیر منطقی اور نا اہلی پر مبنی ہیں انہیں اندازہ ہی نہیں ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ پھر کہا کہ گورنر کونسل بنائیں گے۔ گورنر کونسل آج تک نہیں بن سکی، کیوں نہیں بن سکی کہ وہاں پر بٹوارے ہو رہے ہیں۔ آج بھی تین آدمی، میں ناموں میں نہیں جانا چاہتا، آپ ہی کی حکومت کے لوگوں کے درمیان میں رسہ کشی ہو رہی ہے کہ کس کے زیادہ نمائندے گورنر کونسل میں آئیں تاکہ وہ ان کے مال لوٹنے کا انہیں مزید موقعہ ملے بھئی یہ بڑا serious challenge ہے خدا کے واسطے اس وقت آپ رسہ کشی کر رہے ہیں وزارتوں کے لئے۔ یہ ذمہ داریاں اٹھانے کا وقت ہے اور اگر آپ اتنے ہی ذمہ دار ہیں تو پھر آپ کو رسہ کشی کرانے کی کیا ضرورت ہے آپ کو تو اہلیت کی بنیاد پر فوراً کونسل تشکیل دینی چاہیئے۔ آج تک دو ہفتے ہوگئے ہیں آج تک گورنر کونسل نہیں بن سکی اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ گورنر چاہے لاکھ اہل کیوں نہ ہو، وہ اکیلا امور مملکت کو سندھ کی حکومت چلانے میں ناکام رہے گا۔ ایک فرد واحد کو تمام تر آپ نے اختیارات دیئے ہیں۔ وہ غلط ہے صحیح ہے وہ الگ بحث ہے۔ لیکن ایک فرد واحد ان تمام تر اختیارات کو موثر انداز میں چلانے میں ناکام رہے گا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا اس سے دہشت گردی اور بڑھے گی۔

پھر آپ نے کیا کہا کہ وہ حکومت آج تک، میں آپ کو یہ بتاؤں کہ گزشتہ اٹھارہ مہینے میں یہ پاکستان کی واحد حکومت ہے جس نے سندھ میں کبھی کسی پولیس آفیسر کو چین سے بیٹھ کر کام کرنے کا موقعہ ہی نہیں دیا۔ Four IGs, between the period from 1st March, 1997 till today, have been transferred. اٹھارہ مہینے میں چار تو آئی جی تبدیل کئے گئے ہیں میرے سندھ میں، کراچی میں سات ڈی آئی جی اٹھارہ مہینے میں انہوں نے تبدیل کئے۔ کراچی کے پانچ ڈسٹرکٹ ہیں، ڈسٹرکٹ ایسٹ میں سر ایس ایس پی کو ان اٹھارہ مہینوں کے اندر تبدیل کیا گیا ہے، میں وقت بچانے کے لئے نام نہیں دے رہا۔ ڈسٹرکٹ سنٹرل کی بھی یہی صورتحال ہے کہ وہاں چار ایس ایس پی ان اٹھارہ مہینوں میں تبدیل ہوئے ہیں، ڈسٹرکٹ ویسٹ میں تین ایس ایس پی اٹھارہ مہینوں میں تبدیل ہوئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ ملیر میں چار ایس ایس پی اٹھارہ مہینے میں تبدیل ہوئے ہیں، اور ڈسٹرکٹ ساؤتھ میں بھی چار ایس ایس پی کو بمشکل چار مہینے یا پانچ مہینے یا تین مہینے سے زیادہ کسی اعلیٰ پولیس کے عہدیدار کو اپنے عہدے پر بیٹھنے کا موقعہ ہی نہیں دیا۔ اس میں دو باتیں نکلتی ہیں۔ یا تو حکومت کے مفادات اور پولیس کی کارروائی میں کوئی اختلاف رہا ہے یہ بار بار تبدیلی کیوں۔ یا پھر یہ لوگ اتنے نااہل تھے کہ ان میں سے کوئی ایک اہل یا قابل نہیں تھا کہ وہ شہر کی ایڈمنسٹریشن کو درست کر سکے۔ اس اٹھارہ مہینے میں بلکہ اس سال میں 90 پولیس

والوں کو دہشت گردوں نے قتل کیا ہے یہ ہے صورتحال۔

90 policemen within this year have been murdered, have been victim of terrorism under this environment when the police is scared of their own lives and their live are threatened. You have further demoralized them by giving out of turn promotions in an unprecedented manner, suicidal manner 128 high ranking police officers are by-passed by the appointment of a DIG.

کوئی انتہا ہوتی ہے، خدارا رحم کریں کیونکہ میرے شہر کا مسئلہ ہے اس لئے میں تو چاہتا ہوں کہ دہشت گردوں کے خلاف آپریشن انتہائی موئثر ہو اور کامیاب ہو، اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے میرے شہر کراچی سے اور میرے صوبہ سندھ سے اور میرے پاکستان سے دہشت گردوں کی سرکوبی مستقل بنیادوں پر ہو۔ لیکن جس طریقے سے حکومت چل رہی ہے، کسی کو کوئی اعتماد نہیں ہے کہ کراچی میں دہشت گردی ختم ہو گی۔

اب آتا ہوں میں گورنر رول کی طرف کہ آپ نے اس طرح کے آرڈر پاس کئے ہیں جس کی کہ قانونی، آئینی حیثیت بالکل غلط ہے۔ مکمل طور پر violation ہے اور مزید غلطی پر غلطی کئے جا رہے ہیں۔ کل جو انہوں نے آرڈر پاس کیا ہے وہ تو بلامبالغہ، یہ تو ایک حقیقت ہے یہ میری طرف سے کوئی الزام نہیں ہے یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں کبھی کسی سپیکر کو، کسی ڈپٹی سپیکر کو اس طرح سے برطرف نہیں کیا گیا جس طرح سے انہوں نے کیا ہے۔

The Article 53, sub-Article (3) and Article 54 and sub-Article 54 have never been suspended in the history of the country or in the history of the sub-continent or perhaps in the history of any parliamentary government in the world.

جناب یہ کیا ہو رہا ہے اور یہ کون سے قانون کے تحت کہہ رہے ہیں اگر آرٹیکل 232 کے تحت ان کے پاس اختیار بھی ہو اول تو fundamental right کو suspend کرنے کے خلاف سپریم کورٹ کا judgement آچکا ہے کہ ان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے لیکن بافرض محال

jsut for the argument sake when there is a Proclamation of Emergency the only Article that they could suspend was as listed under Article 233 and that Article 233 contains that Article 15,16, 17, 18, 19 and 24 could be suspended though the

Supreme Court has set aside the suspension and there is no reference of article 53.

Mr. Presiding Officer: But that pertains to fundamental Rights, that is the power of the Provincial Assembly.

Syed Iqbal Haider: But only some fundamental rights, they could have, if that be the intention of the makers of the constitution they could have added article 53, 54, under what provision of the constitution have they suspended article 53 and 54. There is none, they cannot do any more glaring, blatant, conscious violation of the constitution, then this is an incident of the outrageous violation. It is shocking for us.

خدا کے واسطے میرے ملک کا وقار دنیا میں اتنا تباہ نہ کرو، یہ کوئی banana Republic نہیں ہے جہاں تم اپنی مرضی کا آئین، جہاں تم اپنی مرضی کے قوانین بناؤ، جہاں تم اپنی مرضی کے orders pass کر دو اورتمہیں کوئی پوچھے گا نہیں۔ میرے ملک پر دنیا ہنسے گی کہ کیسا وزیر ہے، یہ کیسا وزیر اعظم ہے، یہ کیسا وزیر قانون ہے جوکہ speaker کے عہدہ کو بھی suspend کر دیتا ہے۔ جناب یہ ناقابل معافی جرم ہے۔ جناب یہ ان کی نااہلیت کی انتہا ہو گئی ہے، نہ انہیں administrative سمجھ بوجھ ہے، کوئی موثر قدم اٹھانے کی اہلیت بھی نہیں رکھتے، نہ آئین سے انہیں کوئی لگاؤ ہے اور پہلے غلط انداز میں Governer's rule نافذ کیا، اوپر سے انہوں نے سونے پہ سہاگہ یہ کیا کہ اس طرح Office of the Speaker and Deputy Speaker کو بھی ختم کر دیا اور جناب۔۔

Sir the basic responsibility is of the government. The whole of emergency article refers to the government. In fact article 232 under which the proclaimation of emergency has been issued, as you will read Sir, that article 232 clause...

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: 2-C

سید اقبال حیدر ۔ نہیں جناب 2-C میں تو گورنمنٹ کا ہے ناں۔

sub article 4 of article 232 reads that nothing in this, article shall restrict the power of a Provincial Assembly to make law- 1. Then article 232 says that the government may exercise, the governor may exercise the functions of anybody or authority in the province other than the Provincial Assembly.

Mr. Presiding Officer: Just after that, or authority in the province other than the Provincial Assembly put just a full stop there and make such incidental and consequential provisions as appear to the Federal Government to be necessary or desirable for giving the facts to the object of proclaimation included provisions for suspending in whole or in part. The operation of any provision of the constitution relating to any body or authority in the province, here the words of the Provincial Assembly are not there. You may give your arguments about that.

Syed Iqbal Haider: It is not a question of giving argument.

Mr. Presiding Officer: No, no you have given.

Syed Iqbal Haider: No, no Sir, I will work on an admitted and non-controvercial principle, that the constitution as a whole has to be read and interpreted.

Mr. Presiding Officer: No, no the argument forced by Mr. Raza Rabbani was that the powers of the Provincial Assembly can not be taken and what the later part of this provision says; in that provision at the end, the words of the Provincial Assembly has not been used by the proviso has been added about the High Court. That provided anything in paragraph 3, that nothing in paragraph 3 shall also rise the Federal Government to assume itself or direct the Governor of the Province to assume on behalf, any power vested in act visible by

the High Court. Exception has been created about the High Court. And in the earlier part the Provincial Assembly does appear. But in the later not. Yes you can make your argument.

Syed Iqbal Haider: I have a very simple argument. If they take shelter and cover under this extra wording which have been just read by you that they can, for giving effect to the objects of the proclaimation including provisions for suspending whole of powers. If I assume, just for arguments sake, I know that they will take refuge under this. They will attempt to take refuge. The result would be that they have a justification for suspending article 53 and 54. If that is to be taken as correct, then there is a redundancy in the constitution because no assembly can function without the Speaker. No Provincial Assembly can function and no Assembly can function without the Office of the Speaker or Deputy Speaker. Without any provision the government suspended the Office. The government is not suspending an individual because you are suspending the article 53. I know that thay will take refuge under this, they will attempt to take this refuge..

(Interruption)

Syed Iqbal Haider: Sir, the result would be that they have a justification for suspending Article 53, 54, right, if that is to be taken as correct then there is redundency in the constitution because no province can function without the Speaker, no provincial Assembly can function and no Assembly can function without the Office of the Speaker or Deputy Speaker. Without the office, you have suspended the office, you are not suspending an individual because you are suspending the Article 53, you are suspending Article 54 and it

is not a question of an individual. You are abolishing the office and no Assembly can function and than if no Assembly could function, sir allow me just one word, if no Assembly could function without than Sub Article 4, which says "nothing in this Article shall restrict the powers of a Provincial Assembly to make any law, which under the constitution, it has power to make".

Sir than what about this express proviso, you have rightly pointed out that there is a saving or proviso expressedly provided for the High Court, there is a saving and not in the form of a proviso but in the form of a separate independent sub Article, to clarify that the Provincial Assembly shall continue to exercise its powers to legislate and continue to exercise its power can only happen when there is an Office of the Speaker and a Deputy Speaker. Every Court, as you would kindly notice that all clauses relating to the Court, there shall be a Chief Justic and such other number of judges as may be determined from time to time. There is no concept in the world that you remove the Head and than you ask that headless institution to function. Sir, this will be the biggest joke. Sir this is not possible. You are trying to undo the provisions of the constitution by abusing, by making a naive and capricious interpretation that under the general wording....

Mr. Presiding Officer: What will that amount to assuming the control by passing this order or suspending the powers of the Deputy Speaker. Will it amount to taking over the Provincial Assembly?

Syed Iqbal Haider: No, No, it amounts to frustrating the institution of the Assembly. It amounts to preventing the functioning of the Assembly.

Mr. Presiding Officer: The words here are, "may assume it to it self". Will it not amount to assuming to it self or will it not amount to that.

Syed Iqbal Haider: Sir, assuming the authority is another factor, body or authority, it amounts to making an institution under the constitution redundent, non functional, which constitution explicitly provided that nothing in this article ....

Mr. Presiding Officer: That is the later part but what I want to ask you is that the Federal Government may, by order, assume to itself or direct the Governor of province to assume on behalf of the Federal Government or any powering of the Provincial Assembly.

Syed Iqbal Haider: Other than Provincial Assembly ...

Mr. Presiding Officer: Other than Provincial Assembly, is your argument like this that by suspending the Speaker or the Deputy Speaker or closing the doors of the Assembly, they are assuming the control over the Assembly.

Syed Iqbal Haider: Sir one second. Sir, it is other than so, the Constitution does not envisage such and........

Mr. Presiding Officer: But your argument is that they are controlling that.....

Syed Iqbal Haider: You are trying to say that the Governor has assumed the powers of the Speaker. I say no. Governor can not assume powers of the Speaker or Deputy Speaker. If that be the argument

Mr. Presiding Officer: There is no exception to that but there is

exception of ....

Syed Iqbal Haider: Governor can not sit in the Assembly, in the Chair of the Speaker or Deputy Speaker . I will not support that interpretation or conclusion that it is assumption. My contention and humble submission is that the constitution never envisages such a possibility that any Executive authority would be under any extreme circumstances or unusual circumstances be able to assume the functions of the Speaker or Deputy Speaker. It is abundantly clear, and that is why the word "other than provincial assembly" is used, then secondly, there is a separately sub article 4 of article 232which categorically provides that "nothing in this article shall restrict the powers of the provincial assembly to make any law" and provincial assembly means and includes the Speaker and Deputy Speaker and perhaps under article 66 or 69, let me refer to this which relates to the privileges and proceedings of the assembly and that should give strength and support to my submission.

Sir, article 69 sub article (2) provided that no officer or member of Majlis-e-Shoora (Parliament) in whom powers are vested or under the Constitution for regulating procedure or conduct of business or for maintaining order shall be subject to the jurisdiction of any court in respect of the exercise by him of those powers .

Sir, my contention is; though it relates to that but it is the office of the Speaker and Deputy Speaker which enjoys this immunity and it is unthinkable, inconceivable to dissolve that office. It is not a removal of an individual. It is suspension of the office of the Speaker because they have suspended the article. So, even if there had been a speaker duly elected one, according to them he would have lost his office.

Mr. Presiding Officer: Because this article pertains to the immunity about the actions of the Speaker. They should not be challengable before the court. Otherwise if you go everyday to the court and say that the Speaker has done this, the Chairman has done this, then these proceedings cannot be regulated.

Syed Iqbal Haider: Sir, they are attempting to abolish the office, which even the court cannot do.

Syed Masood Kausar: Sir, even when the provincial assembly or national assembly is dissolved still the office of the Speaker remains.

Syed Iqbal Haider: Still the officer of the Speaker remains, assembly remains or not. I am very grateful to my learned friend for giving me this additional argument that assembly may be suspended or dissolved but Speaker's office cannot be suspended. The office of the Speaker cannot be suspended or dissolved. It has never happened sir. It is most ridiculous, absurd, unconstitutional, inconceivable, unthinkable, it reflects a very autocratic filthy mind of a dictator to indulge in this sort of exercise. I cannot believe anybody who has a slightest respect for law to ever even think of doing that.

Mr. Presiding Officer: One thing more Shah Sahib. Even if accordingto your argument this order may be unconstitutional, illegal, void, without jurisdiction, mala fide...

Syed Iqbal Haider: Of a mischievious, dictatorial, filthy frame of mind and all the adjectives I possibly have.

Mr. Presiding Officer: Do you remember any instance where such

thing has been held to be unconstitutional, held to be illegal, held to be without any authority by the Chair in a point of order. I would like to be enlightened on that.

Syed Iqbal Haider: Yes sir, there is no example that such an unimagineable action has ever been taken even by the worst possible autocratic ruler in the history of Pakistan. Nobody has suspended the Speaker. There have been repeated dissolution of the assemblies, but Speaker has remained alive. So, when nobody could ever think of such an action, I am not talking of Martial Law..

Mr. Khalid Anwar: Sir, a misstatement has just been made on the floor of the House, sir. This privilege of having suspended the Speaker belongs to the illustrious Pakistan Peoples Party, bear with me, sir, in 1994, when the Sabir Shah's Government was unconstitutionally and illegally displaced, the Speaker, Mr. Chamkani was suspended by the Pakistan Peoples Party Government. He just said this, it has never happened in hisotry. It happened in history, his party perpetrated this crime against the Constitution. I am just reminding him with all due respect, he should be more careful about the language.

Mr. Presiding Officer: Yes, please.

Syed Iqbal Haider: Sir, I would remind my learned friend, I did not interrupt with........

Mr. Presiding Officer: When is your flight, when is your flight please.

Syed Iqbal Haider: Sir, what we did, we moved a vote of no confidence against Mr. Chamkani. It was a dismissal of the Speaker by the Assembly, not the suspension of the office of the Speaker. We did remove Mr.

Chamkani but by a vote of no confidence which was a democratic right and finally the Supreme Court had upheld the action which was taken by our Government.

مجھے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ریکارڈ میں کل بھی آپ کو لا کر دکھا سکتا ہوں

let the fact speak, let me go on the main point.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اقبال حیدر صاحب آپ کی فلائٹ کا وقت ہو رہا ہے۔

Please conclude now. You must be in a hurry.

Syed Iqbal Haider: Let me go on the main point. Let me go on Karachi issue. I agree with you, sir. Sir, the conditions in Karachi call for a very serious concerted efforts. I have said time and again that this is not the way that the Government can succeed. I shiver and dread the failure of the Governor's Rule and incapability of the present Government in crushing the terrorists. I say that Mr. Prime Minister! you have been shedding tears on the plight of the Karachite. You have inaugurated two bridges which were made through the efforts of my party, PPP. We had started those projects, we had started all the projects in Karachi which are being inaugurated.

Mr. Presiding Officer: That has no relevancy with this subject.

Syed Iqbal Haider: Now, the Governor has the rule. I want to make a humble submission that who can deny that the Karachi's population is not 10% of the country's population, I beg of you. Who can deny it? Do you want the feeling of deprivation to continue to prevail and peace to prevail as well. No, sir, it is not possible. If you have real, genuine concern for the problems of the Karachites, please remove the feeling of deprivation among them. What a joke and unfairness is that Karachi's youth have only 2% in the federal service instead

of 10%.

Mr. Presiding Officer: Mr. Bashir Ahmed Matta now.

(مداخلت)

سید اقبال حیدر: خواجہ، خواجہ، خدا کے لئے اپنی باری پر بول لینا، مجھے بات کر لینے دو، مجھے جانا ہے۔

Mr. Presiding Officer: Please address the Chair. You are in a hurry, please conclude now.

Syed Iqbal Haider: I am sorry.

جناب وقت بچے گا اگر خواجہ قطب الدین صاحب کو خدا کے واسطے وزیر اعظم صاحب وزیر بنادیں۔ ہماری جان چھوٹے۔ ہم ان کی حرکتوں سے تنگ آگئے ہیں۔ ہماری دوسری گزارش یہ ہے جناب کہ

who can deny despite the worst precarious conditions of law and order in Karachi. The former Finance Minister had admitted and he did admit on the floor of the House, highest recovery of all the taxes and service charges is from Karachi. Karachi is still contributing 60% of the revenue of whole of Pakistan and more sir, even sales tax and not only that we are contributing more than 60 % of the total revenue of the country and also paying our bills as I have been, through the questions, trying to point out the discrepancies in recoveries, recovery of loans from Karachi is highest, recovery of the electricity bills is highest, recovery of telephone bills is highest, recovery of the gas bills is highest and recovery of excise duty is highest, custom duty is highest, income tax is highest, wealth tax is highest, give us due share. We have a problem of water, accute problem of water

بچہ بچہ پانی کو ترس رہا ہے، کراچی کی آبادی کربلا بنی ہوئی ہے۔ آپ کو گورنر صاحب خیال نہیں ہے۔ آپ تو اب مطلق العنان بن گئے ہیں all the powers vest in you, what about this

unfairness and step motherly treatment with the people of Karachi. Yes, a luxurious item of the Airport is being constructed in Lahore despite paucity of the fund. لاہور بھی مجھے بڑا پیارا لگتا ہے ۔ لاہور صرف زندہ دلان پنجاب ہی نہیں ، بلکہ میں اسے زندہ دلان پاکستان کہوں گا ، اب وہاں زندہ دلان پاکستان کے شہر میں اتنی دہشت گردی اور suicide کے cases ہو رہے ہیں کہ مجھے لگتا ہے کہ یہ حکومت اس کو مردہ دلان پنجاب بنانا چاہتی ہے۔

جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ کراچی کا جو share in the federal revenue and the utility bills میں ہے اس کے مطابق آپ کراچی کے مسائل پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کرتے۔ جتنے packages ہیں وہ کاغذی packages ہیں۔

جناب والا! میرا پانی کا مسئلہ ہے ۔ میرا بجلی کا، ٹرانسپورٹ کا، سرکلر روڈ کا مسئلہ ہے اور میرا مسئلہ employment کا ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ the right to save my life and property, the government is failing in that and all the measures that you have taken now in that. Before I conclude sir, we do not want to shrug our responsibility. میں یہ بار بار کہہ رہا ہوں۔

The Karachi problem and terrorism requires national consensus, national efforts, the Government can not do it in this fashion. What are they doing, they should give up. They can keep sharing power with the terrorists but they can not discuss with the political parties. The issue is a national challenges, national consensus we need against terrorism. Whether it is ethnic terrorism, whether it is sectarian terrorism, we need national consensus. We must condemn terrorism. We must ensure in fact, I would even suggest making an additional Article in the Constitution to crush and prevent terrorism in the country in an effective manner. Secondly, I have talked to others

میں اپنے کراچی کے نمائندوں سے بھی اپیل کرتا ہوں ۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے یا کراچی کے عوام نے ووٹ دیا ہے ، انہیں مینڈیٹ دیا ہے اور میں انکے مینڈیٹ کو تسلیم کرتا ہوں ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں directly elected کراچی کا نمائندہ نہیں ہوں لیکن میں یہ کہتا ہوں ، کراچی کے لوگوں نے اپنے جن

MPAs اور MNAs کو منتخب کیا ہے انہیں اس لئے منتخب نہیں کیا تھا کہ وہ دہشت گردی میں ملوث ہوں

(interruption)

Syed Iqbal Haider: I am glad that you are questioning it . I would like it that you should also condemn terrorism in unequivocal term and I am also proud of them and proud of the leadcrs who have the control over his workers.

اگر وہ workers کو کہتا ہے ' خاموش -- یہ ان کا ناز ہے ' ان کا یہ اعزاز ہے کہ ان کے ورکرز فوراً خاموش ہو جاتے ہیں۔ ان کو کہتے ہیں ' کھڑے ہو جاؤ تو وہ کھڑے ہو جاتے ہیں ' ان کو کہتے ہیں ' بیٹھے رہو ' بیٹھے رہتے ہیں - میں کہتا ہوں ' الطاف بھائی ! ورکرز کو کہو اسلحہ پھینک دو ' دہشت گردوں کو ختم کر دو تو کیوں نہیں یہ اپیل اپنے workers سے کرتے۔ میرے کراچی کے نمائندو ' میرے کراچی کو آگ نہ لگاؤ گھر کے چراغ سے۔ میں نے آفاق سے کہا تمہیں دہشت گردی کی کھلم کھلا مذمت کرنی پڑے گی۔ میں آپ کو یہ وثوق سے کہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ تمہیں اسلحہ surrender کرنا پڑے گا - اور دہشت گرد بھی۔ آفاق نے کہا yes we are ready for resolving thc differences and ready to condemn terrorism and surrender arms if other people are also agreeable to that. This is the solution to the problem of Karachi. Why should we allow, who is being killed sir, نقصان کس کا ہو رہا ہے۔ اردو بولنے والے کا بچہ مر رہا ہے۔ چاہے وہ ادھر سے مرے ' چاہے وہ ادھر سے مرے۔ چاہے وہ پیپلز پارٹی کا مرے ' چاہے وہ مسلم لیگ کا مرے۔ چاہے وہ جے یو آئی کا مرے یا جے یو پی کا مرے۔ کراچی کا شہری مر رہا ہے۔ we have to really ensure کہ کراچی کے ان بے گناہ شہریوں کا خون مزید ضائع نہ ہو۔ ہم حکیم سعید جیسی شخصیت کو تو شاید نہیں لا سکیں گے۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ حکیم سعید نے نہ صرف یہ کہ اپنی زندگی کا کوئی لمحہ رائیگاں نہیں ہونے دیا بلکہ اس نے اپنی موت کو بھی رائیگاں نہیں ہونے دیا۔ اس نے اس حکومت کو جگا دیا دہشت گردی کے خلاف۔

میرا یہ proposal ہے جناب آخری proposal ہے۔ کہ جناب گورنر کا فرض ہے کہ دونوں گروپس کو بٹھائیں - جو بھی شکایتیں ہیں ختم کرائیں۔ اور کراچی کے شہریوں کا قتل عام بند کرائیں۔ دونوں گروپ - آفاق تیار ہے اس بات کے اوپر۔ میں ان سے بھی اپیل کرتا ہوں۔ الطاف بھائی آپ کو

کراچی کے نمائندوں نے ووٹ دیئے ہیں۔ خدا کے واسطے ان کے جان و مال کے تحفظ کے لئے آپ بھی اپیل کریں کہ اس شہر کے دہشت گردوں کا مکمل خاتمہ کر دیں گے۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کراچی کے عوام کے نام پر۔ اردو بولنے والوں کے حقوق کے نام پر۔ ہم کب تک لاشیں اٹھاتے رہیں گے۔ ہم کب تک بیوائیں بناتے رہیں گے۔ ہم کب تک یتیم پیدا کرتے رہیں گے۔ ہم کب تک اپنی صنعتوں کو بند رکھیں گے۔ خدارا ! رحم کرو۔ کراچی کے نام پر ۔ کراچی کے عوام کے نام پر۔ کہو کہ دہشت گردی مردہ باد ' کہو کہ ہم اسلحہ پھینکیں گے۔ کہو کہ ہم کبھی بھی اس طرح کے دہشت گردوں کو تحفظ نہیں دیں گے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ اگر یہ بھی چاہیں ' آفاق بھی چاہیں ' مسلم لیگ بھی چاہے' پیپلز پارٹی بھی چاہے ' جماعت اسلامی بھی چاہے ' جے یو پی بھی چاہے' سب مل کے چاہیں ; کسی دہشت گرد کی مجال نہیں ہوسکتی کہ وہ کراچی میں دہشت گردی کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : بشیر احمد مٹہ۔

I will give you independently the time for making a speach. You will make a regular speach, full fledged speach. You will have time. Mr. Matta now.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Sir, thank you for giving me the floor and before I come to the subject I want to congratulate you for the discussion to which you entertained us on legal matters and matters pertaining to all the intricacies of the Constitution. We had a good discussion and we had a good sense of the Constitution after listening to the dialogue between two great eminent doctors of law. Thank you very much sir.

Sir, there are many aspects of this step of the Government of suspending the Speaker of the Sindh Assembly or the Deputy or Acting Speaker. I think you have had a surfeit of the legal arguments from the legal luminaries who are sitting here. I will just come to the broad facts and broad principles. The broad principle is that what is this federation of Pakistan about? The federation of Pakistan is about promoting good life in this part of the world. Ensuring rights,

peace and prosperity to the people who live in this country. Now it is for that very purpose that political structures are raised and countries are created and countries thrive or prosper . That is the touch stone. Now in this whole scene, in this jumble of legal intricacies I would bring before you the broad facts. The broad facts are that in Sindh the Government has failed. Which government has failed? It was a government which was a coalision government in which the Muslim League was the major partner. It had its Chief Minister. Now that government failed which brought a political process to a failure at a certain stage the real duty of the Federal Government, of a positively intentioned Federal Government, would be to let political processes take their own course.

In this case it would have been relevant if the other two big parties, major parties who exist in Sindh, who are members of Assembly, they represent a great segment of population there, they should have been given a chance to try whether they can hammer a government together which is more successful than the failed government.

Had that chance been provided to the people of Sindh, good sense, practical sense would have prevailed with them and they would have derived an arrangement which would have been beneficial for the political processes, the constitutional and legal processes as well as the welfare and the peace of those people who live in Sindh.

What happens here that the central government intervened as a partisan, in a negative way. It curbed the rights of the Sindhis and the Sindh Assembly by denying it a chance to form or try to form another coalition government. Now that is a thing which is *mala fide* and which is against the spirit of the good life, peace , prosperity and harmony in this country. And in that way, Mr. Nawaz

Sharif, the Prime Minister has shown that he sets little store by those principles which should underlie the foundation of all states.

Now, sir, why has he done so? Because he has a main Mian about concentrating powers in his own hands. Whenever he gets a chance, even a small chance to concentrate more powers, he exploits and exploits to the full. He tried the same expedience in my province and in Balochistan. There also, by brow beating some people, by bribing others in different ways, he has tried to contrive a confection in which the Muslim League calls the shorts but in Sindh he could not succeed in this way. Therefore, he thought it better to impose Governor's Rule there and then to suspend all the processes connected with the Assembly of Sindh Now, this last step which they have taken yesterday, from what it resulted. The Prime Minister himself went to Karachi and engineered the step because he had a fear that if the assembly would be recalled under the requisition under which it has been requested then it will show that the majority of the assembly members of the Sindh are against the Muslim League and they can form a government of their own.

So, it would have viciated his first step which suspended the Assembly and which imposed Governor's rule there. So, in this way he again aggravated the m*ala fide* step which has taken earlier. Now sir, what will the result of these things. The result of these things is that the authority, the spirit and the sense of Constitution will be eroded together with the principle of federalism which should be the founding principle of a state which is there in the very first sentence of the Constitution, it is written that Pakistan shall be a Federal Republic.

In this way, the Prime Minister who belongs to the bigger province, the

biggest province of the country, he is exporting his majority which he has won in Punjab to other smaller provinces to impose his own rule. He is exploiting and abusing the majority which Punjab has given to him to claim his own personal rule or the rule of his own family over smaller provinces.

This will do great damage to mutual trust in the country. You can see it very clearly. If a man who gets majority in the Punjab, if he can always with impunity, force his will on the smaller provinces just because he rules in the centre, then what will be left in this federation. It will mean that smaller provinces can always be reduced to a bondage or slavery of the bigger province. Now you have already seen sir when this effort was made previously about 25 years or 30 years ago when such an effort was made in this country, where did we land? Then do we have legal experts who could argue and could justify any unjustified act of the Government? But then what was the net result. The net result was that the country disintegrated and we lost one of our wings and we became a reduced country.

Now again if under the cover of law and under a mala fide application oflaw the rule of a majority province which alone is more populous than all the populations of the rest of the provinces. If a man by virtue of his majority in one province Mr. Law Minister! if he can impose his will on the smaller provinces to usurp their rights to prevent them from forming a government of their choice, to prevent them from operating by their own will in the sphere which the Constitution has assigned to them, then it will breed disaffection, it will breed hatred and it will breed germs which will be destructive for the State.

Now Sir, Mr. Nawaz Sharif in his greed for power has consistently strived, he has not desisted from this trying to destablise the institutions which

are the pillars of the State as well as the Constitution. Sir, you know it very well, last year, I think it was November, he brought Matwallahs from all corners of Pakistan and he infused them into the Supreme Court. What was the result, Sir? The result was that the Supreme Court was brought into disrepute in the eyes of the common people and then somebody prevails with him and luckily he went and unequivocally and unconditionally apologised before the Supreme Court. It was gracious of the Chief Justice to forgive him. But that I wanted to point it out because this is a systematic process which is going on in this country. He attacked the office of the President. He said I am fighting for the rights of the Parliament. But what did he do? He concentrated all the powers in his own hands. Then he passed some laws in this House and in the Lower House by virtue of which he got more powers.

Now the same person who, the other year, in these days was claiming to be fighting for the supremacy of Parliament now he has attacked the Upper House of Parliament. Yesterday, we were discussing this and the other day I said we have not yet completed discussion on one crisis well, we are faced with another. Yesterday, we concluded a discussion , a discussion in whcih none of the Senators from that side took part to defend their leader beause they knew that he was at fault. Then I thought that after that ....

(Interruption)

Mr. Bashir Ahmed Matta: You are sir not from this Senate. You are from the Assembly. You defended him halfheartedly I know. They have put so much of burden on you, sir, your vice legal Minister sits for you and he does not bother even to move his legs to answer certain things which ought to answer. He has put all the burden on you. The other eminent Foreign Minister sits by

you ...

(interruption)

جناب بشیر احمد مٹہ: آپ کو پھر اور بھی دیں گے۔ یہ اتنا آسان نہیں ہے۔ جیسے آپ کہتے رہے ہیں۔

This is a new ground for you, Sir. You have been improted from the Supreme Court you have no background in politics. You will learn by sitting here.

Mr. Presiding Officer: Yes, please address the Chair.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Although your Chief has not learnt.

Mr. Presiding Officer: Please Matta Sahib, address the Chair.

Mr. Bashir Ahmed Matta: OK but they should also not interject Sir. With him Sir, you held a big dialogue and we never objected to that. I just held a small dialogue with my friend why should you object to it?

Now, Sir, the thing is that I was saying the Prime Minister attacked the Senate. Here again he was faced by a stone wall. If he attacks these institutions he will be banging his head against walls. These institutions, after all we represent people, we represent the provinces of the State, we represent the federating units if you demolish the federating units where will be the entity of the State itself? I warn you that if you attack the Supreme Court, if you attack the Provincial Assemblies, if you attack the Senate, if you attack the press, if you attack the Presidency with a mala fide intent, with an intent to concentrate powers in your hands, in short, if you want to subject this country to a despotism of Raiwind rule, nobody will permit you to do it. If today you have imposed the Governor's Rule in Sindh you have done a great dis-service to this country. But again if you have further aggravated that step by suspending the

Speaker, you have done a greater dis-service to this function. Sir you, intelligent men, when a few or few are not sitting here, I appeal to you that some day you must raise this question with the Prime Minister in your Parliamentary Party meeting, he is taking this country towards utter disaster, why can't you as human beings, as Muslims, as citizens of this country, why can't you ask him, Mr. Prime Minister, this is enough, no more please, this will be a great service to this country. Bring another man who has more sense of responsibility, who has more sense of what the constitution means, who understands what is a federation.

Sir, I had repeatedly stated in this House that in this country you have to trade with care. The material in your hand is fragile and you know it. Where are we standing now today. You have met a very serious accident in 1971. Please avoid to repeat that accident. How if a senseless person, if a person who does not set any store, the other day he said, I am responsible to God. I say every Muslim is responsible to God. Is there anything special about Mr. Nawaz Sharif. What is so special about him. Does he have horns on his head. He is just a mortal like us. We all are responsible to God Almighty who has created us. But under the constitution, he is responsible first to the Cabinet then to the Parliament and then to the people. He is not living in a Dar-ul-Haram, he is living in a Dar-ul-Islam. We are all Muslims here and he is responsible before the Muslim population of this country, before the Muslim Umma of this country, before the 15 crore people of this country. How does he attributes some divine attributes to himself. He says, I am responsible to God Almighty, I say, every body, all creatures on earth even those who are not animate, every thing in creation is responsible to God Almighty and it is created by his will. So, we are

all responsible to God Almighty, but I, as a Senator, I am responsible first of all to you although both of us are responsible to God but here because I will have to follow this rule. Yesterday even my senior friend whom I really rspect from the core of my heart, he even quoted Rajia Sabahs's rule in this Senate. There then the question of Shariat does not arise. When the point serves you, you quote the Rajia Sabah's rules. It looks strange to me. Please quote some rules which are pertinent to our society. So I say, we are all responsible to God and he is as much responsible to God as we are or we are as he is, but at the same time, I am responsible to you, I am responsible to here my fellow honourable Senators. I will not speak a word which is unparliamentary. Then I am responsible to my contituencey which has sent me and I am also responsible to all the people of this country. So whether a society, you have bindages, you have rules and regulation that is what the rules are about, that is what the constitution is about but he does not realise this. He does not have this comprehension. He does not have the sense. He does not have a sense of balance. He does not have a sense of propriety. He breaks every rule. I can't use those--- you see, now something has come to my mouth but I will just curb it and eschew it. I mean, it is just a common problem. It is used. But I will not use it for the Prime Minister because I still, I owe it to give him respect. Now sir, you see, what I say is that although legally it may be slightly justified, you know, you are an eminent lawyer in you own right, you know that the High Courts after great consideration, they give a verdict and then the Supreme Court revises that verdict. I have little smattering of law. I was a student of law. So we used to read these judgements of Queen's bench in England. They were so fine. so meticolous, so exhaustive, that we could never think that they will be ever revised or reversed. But when these

judgements would go to the House of Lords, they would find some point in them and then reverse on. So legal points are very fine, that these broad facts, the facts of good faith, the principles of good faith of positive intent of a man in this country has given the right to rule over it although you know and I know that he hardly deserves to be given that authority. But God has been beneficient to him. He should be grateful to God and he should use this authority with humility and with circumspection. He should take pity. He should have mercy, he should have some patience for the people of this country. Not only for building palaces in Rai Wind. What will he do with all these palaces and then rather even going abroad beyond seven seas owning palaces in Mayfair street. He should come to the ground, the realities on the ground in Pakistan are grave. The condition in the country is critical. He should handle these things with care. Lest we meet another bad fate . God forbid , but if we do these things , if the people in authority are so careless about sensitive issues, we can land in bitter tragedies than we had been through in past.

Sir, I would earnestly urge the Honourable Minister sitting here to give the Prime Minister advice from time to time , both on matters of law and also on matters of propriety. And at the same time , I would most forcefully urge them that they should not only withdraw this latest order but they should withdraw the Governor's Rule in Sindh and let the people choosen their reprsentatives , as in your constitution it has been written that authority over the universe belongs to God Almighty. And at this stage it will be exercised through the choosen representatives of the people of this country. Why are you denying a right which you have enshirned in your Constitution. So I would forcefully urge them and I will appeal to their goodself. I very well know sir, I very well know how

eminent allies , how very well versed in constitutional matters, my friend Khalid Anwar is. I was really impressed by his arguments before the Supreme Court previously when Nawaz Sharif's Government was dismissed by Mr. Ghulam Ishaq Khan. I had never seen him. But what see uttered in the court what relevance and sensible. I appeal to him that he should not loose his sense of law and justice just because he has been.....

Mr. Presiding Officer: Order please.

Mr. Bashir Ahmad Matta: Which is not something very exalted for him in my opinion. So I would say please use your good knowledge, your good sense, your sense of justice and please sometimes atleast in six months give some good advice to the Prime Minister and if he is absolutely blind to good advice to give these good advice then please bring another man for Muslim League because you have the majority you have the authority to have government but bring a sensible man who can handle the government of the country. Abba Gi and his son they can handle a foundary but not a country Thank you very much Sir.

Mr. Presiding Officer: Mr. Rizvi,

جناب مصطفےٰ کمال رضوی ۔ چیئرمین صاحب ! جب آپ نے مجھے بیچ میں بولنے نہیں دیا تھا why are you asking Qutab-ud-Din Sahib to speak on the floor آپ نے مجھے فلور دے دیا تھا اس وقت بھی۔

Khawaja Qutabuddin: On the point of order or is it on the Governor's rule that regular debate that is going on.

Mr. Presiding Officer: No this is on the point of order.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - کیا انفارمیشن ہیں -

جناب مصطفٰے کمال رضوی - نہیں غصہ تو نہیں آ رہا قطب الدین صاحب

کیونکہ when I was trying to speak on point of explanation after Mr. Haider had finished, the Chairman thought that it was better to give the floor to my friend, شکریہ جی چیئرمین صاحب - ویسے تو میرے کولیگ Mr. Matta Sahib was for the same thing آفتاب شیخ صاحب نے

He has spoken in detail about the Governor's rule plus the powers which has been taken away or has been suspended, of the Speaker of the Provincial Assembly. Let me say here Mr. Chairman that people who have been advocating for democracy and for democracy who have prevailed in the country which needs in every way . The way the governor rule was imposed in the province which generates more than 70 % of the revenue for the coutnry. Not only that Mr. Chairman but in the way the colleagues of MQM, elected representatives plus other MPAs who were barred from entering into the assembly clearly shows that in oneway you advocate and say that democracy to prevail in the country but in the other way you try and stop democracy and you try and stop the politicians, MPAs in order to carry out their normal functions.

Mr. Chairman, the Governor's rule was imposed because the Governor of Pakistan Muslim League felt that law and order in Karachi and urban Sindh was getting out of control. But here as we were discussing in question hour, the figures which were given by the honourable Minister, it was openly proved that the city of Lahore which is one of the bigger cities of Punjab had more killings. And not only that the cities like Multan Division, Faisalabad, Sahiwal and so on, have totally contributed to terrorism killings of about 3683 . I do not understand

how the advisors of Pakistan Muslim League can say that the law and order situation is out of control in urban Sindh and there is a problem of law and order. While the killings openly stated and as has been shown by the Minister that the situation in Punjab is grave. Not only that what about the suicidal deaths. The people of Punjab are being kept in bondage labour, the people are committing suicide. But obviously, it is a bigger province and therefore, they would not like to impose Governor's rule in Punjab. In other words, Punjab wants to colonize the rest of the provinces which are the smaller provinces and they have started from Sindh. The Law Minister has already said that this is not for the first time that this has been done so. Pakistan Peoples Party has done the same thing and they had suspended Speaker's authority. What I would like to say that if the Pakistan Peoples Party had committed mistakes that does mean that Pakistan Muslim League should do the same. What Pakistan Peoples Party did , the whole world knows what they did when they were in power. History has not forgotton this. My colleague over there can openly come and say that MQM should lay down their arms and they should not support terrorism. I openly state here on the floor of this august House that MQM does not support terrorism in any way. It condemns terrorism in every way. I would like to say here Mr. Chairman, that the whole world knows that the Pakistan Peoples Party committed extra judicial killings in the cities of urban Sindh when they were in power.

میرے کہنے کا مقصد یہ ہے جناب چیئرمین ! کہ جس طرح پیپلز پارٹی نے آپریشن کنڈکٹ کیا تھا the
world saw اور انہوں نے openly یہ کہا تھا کہ they were involved in extra judicial killings,
its own people اور سپریم کورٹ کے آرڈر نے endorse کیا تھا

when the Pakistan Peoples Party government was done away with the Government was done away with and it was sacked, yes, in a bad way. Mr.

Chairman, coming back to the matter, that the political system of Pakistan should be allowed to function in its normal way. Let the Sindh Assembly meet, let the people serve the people of urban Sindh

اور میں یہ صرف کہوں گا کہ جی

political system for the integrity and the sovereignty of the country is very essential. Pakistan has to be strong, it has to go into the 21st century. Let it go, while democracy prevails in rest of the provinces and do justice.

میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پنجاب جو ہمارا بڑا بھائی ہے کہ do justice to the smaller provinces. جو تم اپنے لئے چاہو گے وہی اپنے چھوٹے بھائیوں کے لئے بھی چاہو Just to take power and control power, Power hungry ہو کر اس طرح مت کرجاؤ کہ دوسرے جو صوبے ہیں وہ یہ محسوس کریں کہ they are deprived. Let democracy prevail, Mr. Chairman. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Mr. Taj Haider.

جناب تاج حیدر - جناب والا! کافی تفصیل سے آئینی نقاط پر یہاں گفتگو ہوئی اور آپ نے خود بھی آرٹیکل ۲۳۲ کے مضمرات پر کافی روشنی ڈالی - جہاں تک آئینی صورت حال کا تعلق ہے تو مجھ جیسا ایک layman جو کہ ماہر ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا - My perception of the Constitution is as follows; کہ ایک صوبے کو ایک طرح کے اختیارات ہیں - ایک انتظامی اختیارات ہیں ' ایک قانون سازی کے اختیارات ہیں اور ایک عدالتی اختیارات ہیں - یہ اختیارات جب بھی صوبے سے مرکز کو منتقل کیئے جاتے ہیں تو انتظامی اختیارات منتقل کرنے کے لئے آئین میں آرٹیکل ۲۳۲ ہے - قانون سازی کے اختیارات منتقل کرنے کے لئے آئین میں آرٹیکل ۲۳۴ ہے اور عدالتی اختیارات جہاں پر کہ ہائی کورٹ کا writ jurisdiction ختم ہوتا ہے وہ آرٹیکل ۲۴۵ کے تحت مرکز کو منتقل کیئے جاتے ہیں - آرٹیکل ۲۳۲ کے اندر کئی جگہ صراحت کے ساتھ یہ لکھا گیا ہے کہ اس آرٹیکل کا اطلاق جو صوبے کے قانون سازی کے اختیارات ہیں جو کہ صوبہ سندھ اسمبلی ذریعے implement کرتا ہے' اس پر apply نہیں ہوتے اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے - حکومت نے کیا یہ ہے کہ سندھ اسمبلی سے اس کے اختیارات بھی چھیننے تھے اور یہ بھی ایک مسئلہ تھا کہ اگر ۲۳۴ کے تحت سندھ اسمبلی قانون سازی کے اختیارات چھینے جائیں

تو پارلیمنٹ کے سامنے جانا پڑے گا کیونکہ جناب عالی! قانون سازی کے اختیارات چھیننا انتظامی اختیارات چھیننے سے کہیں زیادہ خطرناک بات ہے۔ اس لئے آئین نے یہ قید لگائی ہے کہ اس کو پارلیمنٹ کے سامنے جانا پڑے گا۔ تو اس وجہ سے انہوں نے defecto سندھ اسمبلی کے اختیارات چھینے ہیں اور اس کو avoid کیا ہے کہ وہ پارلیمنٹ سے اس کی منظوری دے۔ یہ صورت حال ہے جو کہ ایک ایسا شخص جو آئین ہونے کا ماہر ہونے کا دعوٰی نہیں کرتا اور ایسا شخص جو کراچی کی گلیوں کے اندر اور سندھ کے گاؤں کے اندر سیاست کر رہا ہے۔ وہ سمجھتا ہے آئین کی provisions کے مطابق۔ جناب عالی! جو صوبہ سندھ کے اندر جو ground situation ہے وہ انتہائی اہم ہے۔ ہم اپنی قانونی اور آئینی بحثوں کے اندر اس ground situation سے صرف نظر نہیں کر سکتے اور ground situation جناب یہ ہے کہ کالاباغ ڈیم کے اعلان کے بعد 'ایمرجنسی کے نفاذ کے بعد اور آئین میں 15 ویں ترمیم قومی اسمبلی سے پاس ہونے بعد سندھ کے اندر احساس محرومی بڑی شدت سے بڑھا ہے۔ اس سے احساس محرومی اور زیادہ شدید ہوگئی۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ چاہوں گا کہ کیسا محسوس ہوا۔ تمام اخبارات کے اندر ایک تصویر چھپی جہاں پر سینٹ سے تعلق رکھنے والے پنجاب کے کچھ نمائندے اور دیگر حضرات ' کوئی سندھ کے سات سیاستدان کراچی کے گورنر ہاؤس کے اندر بیٹھے تھے اور گورنر راج لگا رہے تھے۔ کیسا لگے اگر رضا ربانی ' صفدر عباسی ' سید قائم علی شاہ اور تاج حیدر لاہور کے گورنر ہاؤس میں بیٹھیں اور پنجاب کی صوبائی حکومت کو ختم کیا جائے۔

اس وقت جناب عالی صورتحال یہ ہے کہ آپ کے جس تھانے میں چلے جائیں وہاں پر کوئی میاں بیٹھا ہوتا ہے ' کوئی چوہدری بیٹھا ہوتا ہے ' کوئی بٹ بیٹھا ہوتا ہے۔ کیسا لگے اگر مزنگ کے تھانے میں اور باغبانپورہ کے تھانے میں کوئی جوکھیو' کوئی چانڈیو' کوئی بجرانی ' کوئی سومرو وہاں پر بیٹھا ہو۔ میں اس لئے یہ مثالیں دے رہا ہوں کہ آپ کو یہ احساس ہو کہ سندھ کے لوگوں پر کیا گزر رہی ہے اور سندھ کے لوگ کیا محسوس کر رہے ہیں۔ کیسا لگے اگر کراچی سے تعلق رکھنے والی پرائم منسٹر پنجاب اسمبلی کے اندر تالا لگائیں اور پنجاب کے ڈپٹی سپیکر اور پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران وہاں باہر سڑک پر بیٹھے ہوں اور ان کو یہ اجازت نہ ہو کہ اس پنجاب اسمبلی کے احاطے کے اندر داخل ہوسکیں۔ یہ ہے وہ احساس محرومی جو کہ اصل سیاسی حقیقت ہے اور جو سندھ کے لوگوں کو محسوس ہو رہا ہے۔ میں آپ کو یہ جتانا چاہتا ہوں کہ ہم سندھیوں میں اب اتنا شعور ہے اور اتنی طاقت ہے کہ ہم اپنے حقوق منوا سکیں۔ یہ صوبائی اسمبلی' یہ بلڈنگ جس میں کہ تالے لگائے گئے ہیں' یہ ایک تاریخی بلڈنگ ہے۔ جناب عالی! جس عمارت کے

گیٹ پر تالا لگایا ہے یہ وہ بلڈنگ ہے جہاں قائداعظم محمد علی جناح نے 11 اگست کو اپنے معرکۃ الآراء تقریر کی تھی جس میں پاکستان کی مملکت کے قیام کے مقاصد بیان کئے گئے۔ یہ وہ بلڈنگ ہے جس پر کہ آج تالا لگایا گیا ہے، جس کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر قائد اعظم محمد علی جناح نے پاکستان کے پہلے گورنر جنرل ہونے کا حلف اٹھایا تھا۔ جس بلڈنگ پر آج تالا لگایا گیا ہے یہ وہ بلڈنگ ہے جس میں شہید ملت لیاقت علی خان نے پاکستان کا جھنڈا بلند کیا تھا اور پاکستان کے جھنڈے کی منظوری لی تھی۔ جس بلڈنگ پر آج تالا لگایا گیا ہے یہاں قرار داد مقاصد پاس ہوئی تھی۔ جناب عالی جس بلڈنگ کے دروازے پر آج تالے لگائے گئے ہیں اس دروازے سے میں نے اپنے بچپن میں' اس زمانے میں' میں ساتویں کلاس کا طالب علم تھا' میں نے وزیر اعظم چوہدری محمد علی اور سپیکر عبدالوہاب خان کو جلوس کی شکل میں نکلتے دیکھا کیونکہ مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے نمائندوں نے متفقہ طور پر 1956ء کا آئین پاس کیا تھا۔ اس آئین کو جب ڈکٹیٹر شپ نے ختم کیا تو بنیاد رکھی گئی مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے لوگوں کی۔ یہ ایک تاریخی بلڈنگ ہے جس پر آج تالے ڈالے گئے ہیں اور جس میں عوام کے نمائندوں کو اندر جانے سے روکا گیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ کسی کی یہ مجال نہیں اور کسی کی یہ ہمت نہیں کہ سندھ کی اسمبلی کو ختم کر سکے۔ سندھ کے عوامی نمائندے، سندھ کی عوام کے منتخب کردہ نمائندے' ان کی اسمبلی اپنا فنکشن کرتی رہے گی کیونکہ آئین نے انہیں یہ حق دیا ہے اور اگر اس اسمبلی کے دروازے بند ہوتے ہیں تو میں سندھ اسمبلی کے نمائندوں کے سامنے تجویز رکھوں گا اور میں اس پر اصرار کروں گا اور یہاں سندھ کے جو نمائندے بیٹھے ہیں ان سے میں گزارش کروں گا کہ وہ اس بات کو لے کر کھڑے ہوں کہ سندھ کی اسمبلی اور سندھ کے سپیکر ختم نہیں ہوئے ہیں۔ وہ کام کرتے رہیں گے۔ بھلا کیا سے کیا ہو۔

اگر اس بلڈنگ پر آج تالے پڑ گئے ہیں تو جائیں قائد اعظم محمد علی جناح کے مزار کی سیڑھیوں کے اوپر بیٹھیں اور وہاں اپنا اجلاس طلب کریں۔ وہاں پر بیٹھ کر یہ کہیں کہ ہم کو سندھ کے اندر گورنر راج اور سندھ کے عوام کے جمہوری حقوق کا سلب کرنا منظور نہیں ہے۔ یہی قرار دار جس کو روکنے کے لئے سندھ اسمبلی میں تالے ڈالے گئے اور Constitution کو توڑا مروڑا گیا۔ یہ حقوق سلب کئے گئے۔ یہی وہ قرار داد ہے جو پاس ہو گی، آج نہیں تو کل، اگر سندھ اسمبلی میں نہیں تو محمد علی جناح کے مزار کی سیڑھیوں پر کیونکہ یہ قرار داد وہ قرار داد ہے جو کہ سندھ کے عوام کی آواز ہے۔ شکریہ جناب عالی۔

Mr. Presiding Officer: Now any body else. Rashdi Sahib.

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, we should adjourn now. Now the time is over 9 o'clock.

Mr. Presiding Officer: Tomorrow at what time. 5 o'clock. The House is adjourned for tomorrow to meet at 5.00 p.m.

[The House was then adjouned to meet again at five of the clock in the evening on Thursday, the 12th of November, 1998].